سبب طبع رسالہ متبرکہ المسمّٰی بنام تاریخی ابطال اغلاط قاسمیہ ۱۳۰۰ و تشہیر فتویٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو کہ مدت دراز ہوئی جو مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی اور مولوی فضل حق صاحب
خیرآبادی کے درمیان بمقام دہلی تنازع واقع ہوا تھا مولوی فضل حق صاحب کذب حق سبحانہٗ کو ممتنع کہتے تھے
اور مولوی اسمٰعیل صاحب ممکن ٹھہراتے تھے اور نیز مولوی فضل حق صاحب مثل جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم
کو ممتنع ٹھہراتے تھے اور مولوی اسمٰعیل صاحب ممکن بتلاتے تھے لیکن عدم وجود مثل مذکور کا تمام عالم میں قائل تھے ایک
مدت کے بعد مولوی امیر حسن صاحب سہسوانی نے فرمایا کہ امکان میں بحث کرنا بیکار ہے کہ چند مثل جناب خاتم النبیین صلی اللہ
علیہ وسلم کے دیگر زمینوں میں موجود ہیں پس آپ خاتم النبیین مقید اسی زمین کے ہیں فقط اب چند روز ہوئے مشہور ہوا
تھا کہ مولوی قاسم صاحب نانوتوی فرماتے ہیں کہ خاتم النبیین کے معنے آخر الانبیا کے نہیں ہیں بلکہ اصل النبیین کے
ہیں پس اگر سیکڑوں ہزاروں انبیا مانند آپکے اس زمین میں بھی قیامت تک بعد آپ کے پیدا ہوں تو مخالف آیت
خاتم النبیین کے نہیں ہے کہ اصل سب انبیا کے آپ ہیں بلکہ اسمیں زیادہ فضیلت آپکی ہے اور آخر الانبیا
سمجھ لینے خاتم النبیین سے کمال ناسمجھی و تنقیص فضیلت جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے فقط جب
کہ یہ عقیدہ مولوی قاسم صاحب کا تحریرًا و تقریرًا مشہور ہوا بمقام دہلی مولوی قاسم صاحب سے اور مولوی محمد
شاہ صاحب پنجابی سے مناظرہ ہوا لیکن باوجود طول بحث کے آخر کو اتباع مولوی قاسم صاحب
کے فرمانے لگے کہ مولوی قاسم غالب رہے اور اتباع مولوی محمد شاہ صاحب کے فرمانے لگے کہ مولوی محمد شاہ
صاحب غالب رہے مگر اس سبب سے ناواقفوں کو اور بھی زیادہ خلجان واقع ہوا المضطر النسیہ گنہگار عبد الغفار نے
ایک استفتا دونوں صاحبوں کے اقوال سے بنایا اور مولوی قاسم صاحب کے اقوال کو قال عمرو سے تعبیر
کیا اور مولوی محمد شاہ صاحب کے اقوال کو قال زید سے تقریر کیا اکابر علماء دہلی و رامپور اور لکھنؤ و
[illegible] وغیرہ بلاد نے اقوال عمرو کو یعنی مولوی قاسم صاحب کے اقوال کو باطل اور قبیح فرمایا
اور اقوال زید کو یعنی مولوی محمد شاہ صاحب کے اقوال کو حق و صحیح ٹھہرایا
لہٰذا واسطے دفع خلجان عوام کے وہ فتویٰ مشتہر
کر دیا

فتوی علمای دہلی ورامپور ولکھنو وبدایون وغیرہ در تصدیق اقوال مولوی محمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ وتردید اقوال مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی

استفتا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی سید المرسلین وعلی آلہ الطیبین واصحابہ المکرمین کیا فرماتے ہین
علماء دین ومفتیان شرع متین اس امر مین کہ قال عمرو بعد حمد وصلوۃ کے قبل عرض جواب یہ گذارش
ہے کہ اول معنی خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئین تاکہ فہم جواب مین کچھ دقت نہو سو عوام کے خیال مین
تو رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپکا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ
سب مین آخری نبی ہین مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی مین بالذات کچھ فضیلت نہین پھر
مقام مدح مین ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت مین کیونکر صحیح ہو سکتا ہے ہان اگر اس
وصف کو اوصاف مدح مین سے نہ کہئے اور اس مقام کو مقام مدح قرار نہ دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر
زمانی صحیح ہو سکتی ہے مگر مین جانتا ہون کہ اہل اسلام مین سے کسیکو یہہ بات گوارا نہوگی کہ اسمین ایک تو
خدا کی جانب نعوذ باللہ زیادہ گوئی کا وہم ہے آخر اس وصف مین اور قد وقامت وشکل ورنگ وحسب
ونسب وسکونت وغیرہ اوصاف مین جنکو نبوت یا اور فضائل مین کچھ دخل نہین کیا فرق ہے جو اسکو ذکر
کیا اوروں کو ذکر نکیا دوسرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب نقصان قدر کا احتمال کیونکہ اہل کمال کے
کمالات ذکر کیا کرتے ہین اور ایسے ویسے لوگوں کی اس قسم کے احوال بیان کیا کرتے ہین اعتبار نہو تو تاریخون
کو دیکھ لیجئے باقی یہہ احتمال کہ یہہ دین آخری دین تھا اسلئے سد باب اتباع مدعیان نبوت کیا ہے جو کل کو
جھوٹے دعوی کرکے خلائق کو گمراہ کرینگے البتہ فی حد ذاتہ قابل لحاظ ہے پر جملہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم

اور جملہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین میں کیا تناسب تھا جو ایک کو دوسرے پر عطف کیا اور ایک کو مستدرک
منہ اور دوسرے کو استدراک قرار دیا اور ظاہر ہے کہ اس قسم کی بے ربطی اور بے ارتباطی خدا کے کلام معجز نظام
میں متصور نہیں اگر سد باب مذکور منظور ہی تھا تو اسکے لئے اور بیسیوں موقع تھے بلکہ بنائے خاتمیت اور بات
پر ہے جس سے تاخر زمانی اور سد باب مذکور خود بخود لازم آجاتا ہے اور فضیلت نبوی دوبالا ہو جاتی
ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو جاتا ہے جیسے
موصوف بالعرض کا وصف موصوف بالذات سے مکتسب ہوتا ہے موصوف بالذات کا وصف
جسکا ذاتی ہونا اور غیر مکتسب من الغیر ہونا لفظ بالذات ہی سے مفہوم ہے کسی غیر سے مکتسب اور
مستعار نہیں ہوتا مثال درکار ہو تو لیجئے زمین و کہسار اور در و دیوار کا نور اگر آفتاب کا فیض
ہے تو آفتاب کا نور کسی اور کا فیض نہیں اور ہماری غرض وصف ذاتی ہونے سے اتنی ہی تھی ہاں
یہ وصف اگر آفتاب کا ذاتی نہیں تو جسکا تم کہو وہی موصوف بالذات ہوگا اور اسکا نور ذاتی
ہوگا کسی اور سے مکتسب اور کسی اور کا فیض نہ ہوگا الغرض یہ بات بدیہی ہے کہ موصوف بالذات سے آگے
سلسلہ ختم ہو جاتا ہے چنانچہ خدا کیلئے کسی اور خدا کے نہ ہونے کی وجہ اگر ہے تو یہی ہے یعنے ممکنات کا وجود اور
کمالات وجود سب عرضی یعنی بالعرض اور یہی وجہ ہے کہ کبھی موجود کبھی معدوم کبھی صاحب کمال
کبھی بے کمال رہتے ہیں اگر یہ امور مذکورہ ممکنات کے حق میں ذاتی ہوتے تو یہ انفصال و انفکاک نہ
ہوتا علی الدوام وجود اور کمالات وجود ذات ممکنات کو لازم ملازم رہتے تو اسی طور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خاتمیت کو تصور فرمائے یعنے آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور سوا آپکے اور
نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض اوروں کی نبوت آپکا فیض ہے پر آپکی نبوت کسی اور کا فیض نہیں
آپ پر سلسلہ نبوت مختتم ہو جاتا ہے غرض آپ جیسے نبی الامۃ ہیں ویسے ہی نبی الانبیا انتہی **قال عمرو**
ہاں اگر خاتمیت بمعنی اتصاف ذاتی بوصف نبوت لیجئے جیسا اس ہیچمدان نے عرض کیا ہے تو پھر
سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی کو افراد مقصودہ بالخلق میں سے مماثل نبوی نہیں کہہ سکتے
بلکہ اس صورت میں فقط انبیا کی افراد خارجی ہی پر آپکی افضلیت ثابت نہ ہوگی افراد مقدرہ پر بھی آپکی
افضلیت ثابت ہو جائیگی بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو
پھر بھی خاتمیت محمدی میں فرق نہ آئیگا انتہی وقال **عمرو** باقی رہا آپکا وصف نبوت میں واسطہ

فی العروض اور موصوف بالذات ہونا اور انبیاء رحمت علیہم السلام کا آپ کے فیض کا معروض اور موصوف
بالعرض ہونا وہ تحقیق معنی خاتمیت پر موقوف ہے جسکی شرح و بسط کما ینبغی اوپر لکھہ چکا ہوں انتہیٰ و
قال عمرو فی قاسم العلوم فی صدر المکتوب الاول معنی خاتم النبیین در نظر ظاہر پرستان ہمی
باشد کہ زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم آخر است از زمانہ انبیاء گذشتہ و بعد از نبی دیگر نخواہد آمد مگر مبدای کہ این
معنی است کہ ہندسہ است در این و نہ ذمی باز با جملہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ای معنی را چہ علاقہ کہ از او
استدراک فرمودہ فرمودند لکن رسول اللہ وخاتم النبیین اگر از من پرسی معنیش این است کہ نبوت
دیگران مستفاد از حضرت محمد است صلی اللہ علیہ وسلم و نبوت آنحضرت در عالم اسباب مستفاد از
نبوت دیگران نیست انتہی کلام عمرو قال زید یہ کلام عمرو کا متضمن ہے دو مطلب کو مطلب اول

مطلب اول

یہہ ہے کہ معنی خاتم النبیین کے آخر الانبیاء ولا نبی بعدہ گرفتن یہہ خیال عوام کا ہے اور یہہ معنی ظاہر پرستوں کے
ہیں معنی خاتم النبیین کے نزدیک اہل فہم یعنے نزدیک خواص کے یہہ ہیں کہ نبوت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی بالذات ہے اور نبوت باقی انبیاء علیہم السلام کی بالعرض ہے اور مطلب ثانی یہہ ہے کہ نبوت

مطلب ثانی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتی ہے یعنی کہ نبوت آنحضرت کی خود بخود ہے اور نبوت باقی انبیا کی
عرضی ہے یعنی بطور کہ آنحضرت وصف نبوت انبیا میں واسطہ فی العروض ہیں پس خلاصہ کلام عمرو کا
مطلب اول میں یہہ ہے کہ معنی خاتم النبیین کے آخر الانبیاء ولا نبی بعدہ گرفتن یہہ خیال عوام اور ظاہر
پرستوں کا ہے کیونکہ اسمیں کچھہ فضیلت نہیں ما کان محمد آیہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کو مقام مدح
میں وارد ہے پس جبکہ یہہ آیت خاتم النبیین کے مقام مدح میں ہوئی تو اب معنی خاتم النبیین کے آخر الانبیاء
ولا نبی بعدہ لینا ہرگز صحیح نہیں کیونکہ اسمیں کچھہ فضیلت اور مدح نہیں ہاں اگر مقام مدح نہ قرار
دیا جاتا تو البتہ خاتم النبیین بمعنی آخر الانبیاء ولا نبی بعدہ صحیح ہو سکتا ہے لیکن آیت خاتم النبیین کے
مقام مدح میں نہ قرار دینا باطل ہے دو وجہ سے وجہ اول یہہ ہے کہ اسمیں زیادہ گوئی خدا تعالیٰ کی
لازم آتی ہے اور وجہ دوسری یہہ ہے کہ نقصان قدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لازم آتا ہے اور یہہ
کہنا کہ خاتم النبیین بمعنی آخر الانبیاء ولا نبی بعدہ میں زیادہ گوئی خدا تعالیٰ کی لازم نہیں آتی اسواسطے
کہ اسمیں فائدہ عظیم الشان ہے کہ وہ سد باب مدعیان نبوت بعد آنحضرت کو منظور تھا سو یہہ کہنا بھی
دو وجہ سے باطل ہے وجہ اول یہہ ہے کہ جملہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم اور جملہ ولکن رسول اللہ

وخاتم النبیین میں بےربطی اور بےارتباطی خداتعالی کے کلام معجز نظام میں لازم آتی ہو یہ کلام خدا
کا اس سے منزہ ہے اور وجہ دوسری یہ ہے کہ اگر سد باب مذکور منظور تھا تو اسکے لئے اور بیسیوں مواقع تھے نہ یہی موقع
حاصل کلام عمرو کا یہ ہے کہ اگر یہ خاتم النبیین کی دو امر سے خالی نہیں یا تو مقام مدح میں وارد ہے یا
نہیں لیکن شق ثانی باطل ہے کیونکہ اسمیں زیادہ گوئی خداتعالی کی لازم آتی ہے اور نقصان قدر
رسول خدا کا بھی متصور ہے پس باقی رہا شق اول پس جبکہ خاتم النبیین کے مقام مدح میں متعین ہوا
تو اب معنی خاتم النبیین کے آخر الانبیاء لانبی بعدہ کرنا بالکل باطل ہوا کیونکہ اسمیں کچھ فضیلت نہیں
بلکہ معنی خاتم النبیین کی نزدیک خواص کے یہ ہیں کہ نبوت آنحضرت کی بالذات ہے اور نبوت
باقی انبیا کی بالعرض ہے جیسا کہ دال اسپر قول اوسکا معنی خاتم النبیین در نظر ظاہر بینان ہمین
باشد کہ زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم آخر بہت از زمانہ انبیاء گذشتہ و بازنبی دیگر نخواہد آمد مگر میدانی کہ
اور قول اسکا ملکہ یا خاتمیت ورباب پر ہے الی قولہ آپ پر سلسلہ نبوت کا مختتم ہو جاتا ہے اور قول
اسکا اگر خاتمیت بمعنی اتصاف ذاتی بوصف نبوت لیجئے جیسا اس ہیچمدان نے عرض کیا ہے الی قولہ
اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں
فرق نہ آئیگا انتہی اور خلاصہ کلام عمرو کا مطلب ثانی میں یہ ہے کہ نبوت آنحضرت کی ذاتی بایں معنی ہے
کہ نبوت آنحضرت کی خود بخود ہے جیسا کہ دال ہے اسپر قول اسکا بطور قاعدہ کلیہ کے الغرض یہ بات بدیہی
ہے کہ موصوف بالذات سے آگے سلسلہ ختم ہو جاتا ہے چنانچہ خداتعالی کیلئے کسی اور خدا کے نہ ہونیکی وجہ
اگر ہے تو یہی ہے یعنی ممکنات کا وجود اور کمالات وجود سب عرضی یعنی بالعرض ہیں الی قولہ اسیطور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کو تصور فرمائیے یعنی آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور
سوا آپکے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض ہیں الخ اور قول اسکا رسالہ تحذیر الناس کے
صفحہ ۱۱ میں یہ بجز اسکے متصور نہیں کہ آپ علۃ ہوں اور امت مرحومہ یعنی مومنین معلول اور
ظاہر ہے کہ معلول میں جو کچھ ہوتا ہے فیض علۃ اور عطاء علۃ ہوتا ہے اسی لئے اوسکے لئے صیغہ مفعول
تجویز کیا گیا اسصورت میں ضرور ہے کہ وہ فیض ذاتی ہو ورنہ وہاں بھی عرضی ہو تو کوئی اور سے یہ فیض
حقیقی ہوگا کیونکہ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وصف عرضی خود بخود ہو جائے کوئی موصوف بالذات
ضرور ہو سو وہی ہمارے نزدیک علۃ اصلی اور نبوت باقی انبیاء کے عرضی بایں معنی ہے کہ آنحضرت وصف

نبوت انبیا مین واسطہ فی العروض ہے جیسا کہ دال ہے اسپر واسطہ فی العروض پر قول اوسکا اسی
طور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کو تصور فرمایئے یعنے آپ موصوف بوصف نبوت
بالذات مین اور سوا آپکے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض اورونکی نبوت آپکا فیض ہے
اور آپکی نبوت کسی اور کا فیض نہین آپ پر سلسلہ نبوت مختتم ہوجاتا ہے انتہی کیونکہ مراد اس سے یہی واسطہ
فی العروض ہے بحکم اوسکے اس قول کے باقی رہا آپکا وصف نبوت مین واسطہ فی العروض اور موصوف
بالذات ہونا اور انبیاء ماتحت علیہم السلام کا آپکے فیض کا معروض اور موصوف بالعرض ہونا و تحقیق معنی
خاتمیت یہ موقوف ہے جسکی شرح و بسط کما ینبغی اوپر کر چکا ہون انتہی فاذا عرفت ذلک فاعلم ان کلو
احد منهما مخالف للشرع فاما المطلب الاول فهو باطل مردود عند الشرع لانه قول علماء
الاسلام وقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعقیدة اهل الاسلام قال الشیخ عبد
الحق الدهلوی فی ترجمة المشکوة فی باب اسمائه صلی اللہ علیہ وسلم بدانکہ بود آنحضرت
را میان دو شانہ پارہ گوشت بلند تر از سائر اجزای بدن شریف کہ آنرا خاتم نبوت میگفتند بالکسر یا از ختم
بمعنے تمام شدن کار و رسیدن و بآخر یا بالفتح یا بمعنے مہر و نشان انکہ خاتم النبیین است و ذکر این
خاتم در کتب متقدمہ از توراة و انجیل و جز آن بود و انبیاء علیہم السلام بوجود ظہور وے صلی اللہ
علیہ وسلم در آخر زمان بشارة داده بودند انتہی وقال الشیخ عبد الحق فی ترجمة المشکوة فی باب
فضائل سید المرسلین تحت حدیث عرباض بن ساریة عن رسول اللہ علیہ وسلم
انه قال انی عند اللہ مکتوب خاتم النبیین گفت آنحضرت بدرستی من نزد خدا تعالی نوشته
شده ام ختم کننده پیغمبران کہ بعد از من پیغمبری نباشد انتہی وقال شاه ولی اللہ الدهلوی فی
وصیت نامہ این فقیر از روح پر فتوح آنحضرت سوال کرد کہ حضرت چہ میفرمایند در باب شیعہ کہ مدعی
محبت اہلبیت اند و صحابہ را بد میگویند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنوعی از کلام روحانی القا فرمودند
کہ مذہب ایشان باطل است و بطلان مذہب ایشان از لفظ امام معلوم میشود چون ازان حالت
افاقت دست داد در لفظ امام تامل کردم معلوم شد کہ امام باصطلاح ایشان مفترض الطاعة
منصوب للخلق است و وحی باطنی در حق امام تجویز نمایند پس در حقیقہ ختم نبوت را منکرند گو بزبان آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم را خاتم النبیین گفتہ باشند انتہی وقال شاه عبد العزیز الدهلوی فی التحفة اثنا

الاثنا عشریہ فی الباب السادس عقیدہ ششم آنکہ آنجناب خاتم النبیین است لا نبی بعدہ جمیع
فرق اسلامیہ برین قائل اند و امامیہ ہر چند بظاہر ختم نبوت آنجناب اقرار میکنند لیکن در پردہ بہ نبوت
ائمہ قائل اند بلکہ ائمہ را بہتر از انبیا شمارند و تفویض امر تحلیل و تحریم کہ خلاصہ نبوت بلکہ بالاتر
از نبوت است برائے ائمہ اثبات نمایند پس در معنی منکر ختم نبوت اند انتہی وقال الشیخ الاکبر فی
الفصوص والجامی فی شرحہ لا نبی بعدہ مشرعا او مشرعا لہ والاول ہو الآتی بالاحکام
الشرعیۃ من غیر متابعۃ نبی آخر قبلہ کموسی و عیسی و محمد علیہم السلام والثانی
ہو المتبع لما شرعہ لہ النبی المتقدم کانبیاء بنی اسرائیل اذ کلہم کانوا داعین الی
شریعۃ موسی علیہ السلام فالنبوۃ والرسالۃ منطقان عن ہذا الموطن بانقطاع
الرسول الخاتم انتہی قال فی القاموس من کل شیء عاقبتہ وآخرتہ کخاتمتہ وآخر القوم
کالخاتم انتہی وقال فی الصراح یقال ختمت الشیء فہو مختوم ومختم شد و تمام گردانید و خاتم
الشیء آخرہ انتہی وقال فی مجمع البحار الخاتم والخاتم من اسمائہ صلی اللہ علیہ وسلم
بالفتح اسم ای آخرہم وبالکسر اسم فاعل انتہی وقال القاری فی شرح الشفاء فی فصل اسمائہ
صلی اللہ علیہ وسلم من الباب الثالث من القسم الاول وخاتم النبیین کما قال اللہ تعالی
وخاتم النبیین وہو بفتح التاء علی الاسم ای آخرہم وبالکسر علی الفاعل لانہ ختم النبیین
فہو خاتمہم ذکرہ الانطاکی والتحقیق ان المراد بالفتح ما یختم بہ من الطابع فقولہ ای
آخرہم حاصل المعنی لاجل المبنی انتہی قال فی شرح شفاء فی فصل الآیات فی غروب
الحیوانات من الباب الرابع من القسم الاول قال رسول رب العالمین وخاتم النبیین
ای آخرہم وہو بفتح التاء علی ما قرأ بہ عاصم بمعنی ختموا بہ وبکسرہا بمعنی ختمہم
ویؤیدہ قراءۃ ابن مسعود ولکن نبیا ختم النبیین انتہی وقال الامام الزرقانی فی
شرح المواہب فی النوع الثالث من المقصد السادس وخاتم النبیین بکسر التاء قراءۃ
الجمہور بمعنی انہ ختمہم ای جاء آخرہم وقرأ عاصم بفتح التاء ای لہم ختموا بہ فہو
کالخاتم والطابع لہم انتہی وقال الزرقانی فی شرح المواہب بعید ذلک وختم بی
النبیون ای اغلق باب الوحی والرسالۃ فلا نبی بعدہ انتہی وقال القسطلانی فی

غروب

شرح البخاري باب خاتم النبيين اى اخرهم الذى ختمهم او ختموا به على قراءة عاصم بالفتح
انتهى وقال القسطلانى فى المواهب فى النوع الاول من المقصد السادس اول الانبياء
آدم عليه السلام واخرهم نبينا صلى الله عليه وسلم انتهى وقال القاضى فى الشفاء
فى الباب الثالث من القسم الاول والقسطلانى فى المواهب فى النوع الثانى من المقصد
الثانى المتقدم فى الانبياء والخاتم لهم كما قال عليه السلام كنت اول الانبياء فى الخلق
واخرهم فى البعث انتهى وقال النسفى فى العقائد واول الانبياء ادم واخرهم محمد صلى الله
عليه وسلم انتهى وقال العلامة التفتازانى فى شرح العقائد واذا ثبت نبوته ودل كلامه
وكلام الله المنزل عليه انه خاتم النبيين وانه مبعوث الى كافة الناس بل الى الجن والانس
ثبت انه اخر الانبياء وان نبوته لا يختص بالعرب انتهى وقال الزمخشرى فى تفسير الكشاف
وخاتم بفتح التاء بمعنى الطابع وبكسرها بمعنى الطابع وفاعل الختم ويقويه قراءة ابن مسعود
ولكن نبيا ختم النبيين فان قلت كيف كان اخر الانبيا عليهم السلام وعيسى عليه السلام
ينزل فى اخر الزمان قلت معنى كونه عليه السلام اخر الانبياء عليهم السلام انه لا ينبا
احد بعده عليه السلام وعيسى عليه السلام ممن نبى قبله عليه السلام انتهى قال فى تفسير
الجلالين ولكن رسول الله وخاتم النبيين فلا يكون له ابن رجل بعده يكون نبيا وفى
قراءة بفتح التاء كالة الختم اى به ختموا وكان الله بكل شئ عليما بان لا نبى بعده انتهى
وقال فى الكمالين حاشية تفسير الجلالين خاتم النبيين بكسر التاء الاكثر اى اخرهم انتهى
وقال فى تفسير البيضاوى وخاتم النبيين اخرهم الذى ختمهم او ختموا به على قراءة عاصم
بالفتح ولا يقدح فيه نزول عيسى عليه السلام بعده لانه اذا نزل كان على دينه مع انه
اخر من نبى انتهى وقال فى تفسير المدارك وخاتم النبيين بفتح التاء عند عاصم بمعنى
الطابع اى لا ينبى احد بعده وعيسى عليه السلام ممن نبى قبله وحين ينزل
ينزل عاملا على شريعة محمد صلى الله عليه وسلم كانه بعض امته وغيره بكسر التاء
بمعنى الطابع وفاعل الختم ويقويه قراءة ابن مسعود رضى الله عنه لكن نبيا ختم
النبيين انتهى وقال فى التفسير الاحمدى وخاتم النبيين اى لم يبعث بعده نبى قط وانا

لا

نزل بعده عيسى عليه السلام فانه يعمل بشرعه عليه الصلوة والسلام ويكون له خليفة ولم
يحكم بشريعة نفسه وان كان نبيا قبله كما قال عليه الصلوة والسلام لابراهيم حين
توفى لو عاش لكان نبيا هذا تفسير الاية على ما ذكروا والمقصود انه يفهم من الاية ختم
النبوة على نبينا صلى الله عليه وسلم لان الخاتم بفتح التاء عند عاصم وبكسر التاء عند
غيره والمال على كل توجيه هو بمعنى الآخر ولذلك فسر صاحب المدارك قراءة عاصم بالآخر
وصاحب البيضاوي كلا القرائتين بالآخر انتهى مختصرا وقال في تفسير المعالم وخاتم النبيين
ختم به الله النبوة وقرا ابن عامر وعاصم بفتح التاء على الاسم اى آخرهم وقرا الآخرون
بكسر التاء على الفاعل لانه ختم به النبيين فهو خاتمهم قال ابن عباس يريد لو لم اختم
به النبيين لجعلت له ابنا يكون بعده نبيا وكان الله بكل شيء عليما اخبرنا ابو محمد شا
اخبرنا عبد الله ابن محمد بن مسلم اخبرنا يونس بن عبد الاعلى اخبرنا ابن وهب اخبرنا
يونس بن يزيد عن ابن شهاب عن ابن سلمة قال كان ابو هريرة يقول قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم مثلي ومثل الانبياء كمثل قصر احسن بنيانه ترك منه موضع لبنة فطاف
به النظار يتعجبون من حسن بنيانه الا موضع تلك اللبنة فكنت انا سددت موضع
اللبنة ختم بي البنيان وختم بي الرسل اخبرنا عبد الله بن عبد الصمد اخبرنا عدي
بن احمد اخبرنا هيثم بن كليب اخبرنا ابو عيسى الترمذي اخبرنا سعيد بن عبد الرحمن وغير
واحد قالوا اخبرنا سفين عن الزهري عن محمد بن جبير بن مطعم عن ابيه قال سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان لي اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحي الذي
يمحو الله بي الكفر وانا الحاشر الذي يحشر الناس على قدمي وانا العاقب الذي ليس بعده
نبي انتهى وقال في تفسير روح البيان خاتم النبيين قرا عاصم بفتح التاء وهو آلة الختم
بمعنى ما يختم به كالطابع بمعنى ما يطبع به والمعنى وكان آخرهم الذي ختموا به وبالفارسية
مهر پيغامبران يعنى بدو مهر كرده شد در نبوت و پيغمبران را بدو ختم كرده اند وقرا الباقون
بكسر التاء اى كان خاتمهم اى فاعل الختم وبالفارسية مهر كننده پيغامبران است وهو بالمعنى
الاول ايضا وفي المفردات لانه ختم النبوة اى تممها بمجيئه واياما كان فلو كان له ابن بالغ

لكان نبياً لم يكن هو عليه الصلوة والسلام خاتم النبيين كما روي انه قال في ابنه ابراهيم
لو عاش لكان نبياً وذلك لان اولاد الرسل كانوا يرثون النبوة من ابائهم وكان ذلك من
امتنان الله عليهم فكانت علماء امته ورثته عليه الصلوة والسلام من جهة الولاية
وانقطع ارث النبوة بختميته ولا يقدح في كونه خاتم النبيين نزول عيسى عليه السلام
بعده لان معنى كونه خاتم النبيين انه لا ينبأ احد بعده كما قال لعلي رضي الله عنه انت
مني بمنزلة هرون من موسى الا انه لا نبي بعدي وعيسى عليه السلام ممن نبئ قبله وحين
ينزل انما ينزل على شريعة محمد صلى الله عليه وسلم مصلياً الى قبلته كانه بعض امته فلا
يكون اليه وحي ولا نصب احكام بل كان خليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان
الله بكل شيء عليماً ولما نزل قوله تعالى وخاتم النبيين استغرب كون باب النبوة مسدوداً
ضرب النبي صلى الله عليه وسلم لهذا مثلاً ليتقرر في نفوسهم وقال ان مثلي ومثل الانبياء
من قبلي كمثل رجل بنى بنياناً فاحسنه واجمله الا موضع لبنة فجعل الناس يطوفون به
ويتعجبون له ويقولون هلا وضعت هذه اللبنة فانا اللبنة وانا خاتم النبيين انتهى وقال الامام النووي
في شرح مسلم في باب فضائل علي رضي الله عنه قال العلماء في هذا الحديث دليل على ان
عيسى عليه السلام اذا نزل في اخر الزمان نزل حكماً من حكام هذه الامة يحكم بشريعة محمد
صلى ولا ينزل نبياً انتهى وقال البخاري في صحيح البخاري باب خاتم النبيين حدثنا قتيبة
بن سعيد حدثنا اسمعيل بن جعفر عن عبد الله بن دينار عن ابي صالح عن ابي هريرة رض ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان مثلي ومثل الانبياء من قبلي كمثل رجل بنى بنياناً
فاحسنه واجمله الا موضع لبنة من زاوية فجعل الناس يطوفون به ويتعجبون له ويقولون
هلا وضعت هذه اللبنة فانا اللبنة وانا خاتم النبيين انتهى وقال مسلم في صحيح مسلم باب
كونه صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين حدثنا ابن ايوب وقتيبة وابن حجر قالوا حدثنا
اسمعيل عن عبد الله بن دينار عن ابي صالح عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال مثلي ومثل الانبياء من قبلي كمثل رجل بنى بنياناً فاحسنه واجمله الا موضع لبنة
من زاوية من زواياه فجعل الناس يطوفون به ويتعجبون له ويقولون هلا وضعت هذه

اللبنة فانا اللبنة وانا خاتم النبيين انتهى واخرج عن ابي سعيد قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم مثلي ومثل النبيين من قبلي كمثل رجل بنى بيتا فاحسنه واجمله الا
موضع لبنة من زاوية فجعل الناس يطوفون به ويعجبون له ويقولون هلا وضعت هذه
اللبنة فانا اللبنة وانا خاتم النبيين رواه مسلم واخرج عن جابر قال قال النبي صلى الله
عليه وسلم مثلي ومثل الانبياء كمثل رجل بنى دارا فاتمها واكملها الا موضع لبنة فجعل
الناس يدخلونها ويتعجبون منها ويقولون لولا موضع اللبنة قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم فانا موضع اللبنة جئت فختمت الانبياء عليهم السلام رواه مسلم واخرج عن ابي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فضلت على الانبياء بست اعطيت جوامع الكلم ونصرت
بالرعب واحلت لي الغنائم وجعلت لي الارض مسجدا وطهورا وارسلت الى الخلق كافة وختم
بي النبيون رواه مسلم واخرج عن سعد بن ابي وقاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لعلي انت مني بمنزلة هرون من موسى الا انه لا نبي بعدي متفق عليه واخرج عن سعد بن
ابي وقاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلي اما ترضى ان تكون مني بمنزلة
هرون من موسى الا انه لا نبوة بعدي رواه مسلم اي لا نبوة اصلا لا نبوة نبي ولا نبوة رسول
لان هرون نبي لا رسول واخرج عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدي ولا نبي رواه الترمذي وقال وفي الباب عن
ابي هريرة وحذيفة بن اسيد وابن عباس وام كرز وهذا حديث حسن صحيح انتهى وفي
رواه الامام احمد والحاكم باسناد صحيح كما في الزرقاني شرح المواهب واخرج عن ابن عباس
قال كشف رسول الله صلى الله عليه وسلم الستارة في مرضه والناس صفوف خلف ابي بكر
فقال ايها الناس انه لم يبق من مبشرات النبوة الا الرؤيا الصالحة يراها المسلم او ترى له
رواه ابو داود وابن ماجة واخرج عن ابي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
لم يبق من النبوة الا المبشرات قالوا وما المبشرات قال الرؤيا الصالحة رواه البخاري واخرج عن
ام كرز قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذهبت النبوة وبقيت المبشرات رواه ابن ماجه
قال السيوطي ان الوحي منقطع بموتي ولا يبقى ما يعلم منه ما سيكون الا الرؤيا كذا

في المرقاة واخرج عن جبير بن مطعم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان لي اسماء
انا محمد وانا احمد وانا الماحي الذي يمحو الله بي الكفر وانا الحاشر الذي يحشر الناس على
قدمي وانا العاقب الذي ليس بعده نبي متفق عليه اخرج عن جبير بن مطعم قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لي اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحي الذي يمحو الله
بي الكفر وانا الحاشر الذي يحشر الناس على قدمي وانا العاقب الذي ليس بعده نبي رواه الترمذي
وقال هذا حديث حسن صحيح انتهى وقال القاضي عياض في الشفاء في فصل اسمائه
صلى الله عليه وسلم من الباب الثالث من الاول في الصحيح انا العاقب الذي ليس بعدي نبي
انتهى فالحديث آخره كاوله مرفوع واخرج عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
سيكون في امتي ثلثون كذابون كلهم يزعم انه نبي وانا خاتم النبيين لا نبي بعدي رواه
الترمذي وقال في الباب عن جابر بن سمرة وابن عمر هذا حديث حسن صحيح واخرج عن
قتادة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم كنت اول الانبياء في الخلق وآخرهم في البعث ذكره
القاضي في الشفاء والقسطلاني في المواهب رواه ابو نعيم في دلائله وابن ابي حاتم في
تفسيره ابو اسحق الجوزقاني عن ابي هريرة كما في الزرقاني واخرج عن ابي هريرة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم كنت اول النبيين في الخلق وآخرهم في البعث رواه البغوي في
تفسير معالم التنزيل وقال القسطلاني في المواهب والزرقاني في شرح المواهب في النوع الثالث
من المقصد السادس قال الله تعالى ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله و
خاتم النبيين بكسر التاء قراءة الجمهور بمعنى انه ختمهم اي جاء آخرهم وقرا عاصم بفتح
التاء اي آخرهم ختموا به فهو كالخاتم والطابع لهم وهذه الآية نص في انه لا نبي بعده واذا كان
لا نبي بعده فلا رسول بالطريق الاولى لان مقام الرسالة اخص من مقام النبوة فان
كل رسول نبي ولا ينعكس كما قدمنا ذلك في اسمائه الشريفة من المقصد الثاني وبذلك وردت
الاحاديث عنه صلى الله عليه وسلم فروى الامام احمد من حديث ابي بن كعب ان النبي
صلى الله عليه وسلم قال مثلي في النبيين كمثل رجل بنى دارا فاحسنها واكملها وترك فيها
موضع لبنة لم يضعها فجعل الناس يطوفون بالبنيان ويتعجبون منه ويقولون

لو تم موضع هذه فانا في النبيين موضع تلك اللبنة رواه الترمذي عن عامر العقدي وقال
حديث حسن صحيح وفي حديث انس بن مالك مرفوعا ان الرسالة والنبوة قد انقطعت
فلا رسول بعدي ولا نبي رواه الترمذي وغيره كالامام احمد والحاكم واسناده صحيح وفي حديث
جابر مرفوعا قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثلي ومثل الانبياء كمثل رجل بنى
بيوتا فاحسنها واجملها واكملها الا موضع لبنة فكان من دخلها فنظر قال ما احسنها الا
موضع هذه اللبنة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فانا موضع تلك اللبنة ختم
بي الانبياء ولمسلم حيث فختمت الانبياء عليهم السلام وفي حديث ابي هريرة قال
فانا اللبنة وانا خاتم النبيين رواه ابو داود الطيالسي وكذا البخاري ومسلم نحوه عن جابر
واخرجاه ايضا من حديث ابي هريرة وفي حديث ابي سعيد الخدري فجئت انا فاتممت
تلك اللبنة رواه مسلم وفي حديث ابي هريرة عند مسلم عن النبي صلى الله عليه وسلم
فضلت على الانبياء بست اعطيت جوامع الكلم ونصرت بالرعب واحلت لي الغنائم
وجعلت لي الارض مسجدا وطهورا وارسلت الى الخلق كافة وختم بي النبيون اي غلق
باب الوحي والرسالة فلا نبي بعده فمن تشريف الله له ختم الانبياء والمرسلين به وقد
اخبر الله تعالى في كتابه ورسوله في السنة المتواترة عنه انه لا نبي بعده ليعلموا ان كل
من ادعى هذا المقام بعده فهو كذاب افاك دجال ضال مضل ولو تحذق و
تشعبذ واتى بانواع السحر قال الامام فخر الدين هو في عرف الشرع كل امر يخفى سببه
ويخيل على غيره حقيقته ويجري مجرى التمويه والخداع قال الله تعالى يخيل اليه انها تسعى
والطلاسم والنيرنجيات كلها محال ضلالة عند اولي الالباب لا يقدح في هذا نزول
عيسى عليه السلام لانه اذا نزل من السماء كان على دين نبينا محمد صلى الله عليه وسلم ومنهاجه
مع ان المراد انه اخر من نبئ او ارسل فلا يضر وجود واحد بعده او اكثر من نبئ قبله
قال ابن حيان من ذهب الى ان النبوة مكتسبة لا تنقطع او الى ان الولي افضل من النبي
فهو زنديق يجب قتله لتكذيب القرآن وخاتم النبيين انتهى وقال ابن كثير في تفسير هذه
الاية هو نص على انه لا نبي بعده واذا كان لا نبي بعده فلا رسول بالطريق الاولى و

الاحرى لان مقام الرسالة احص من مقام النبوة فان كل رسول نبي ولا ينعكس
وبذلك وردت الاحاديث المتواترة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فمن رحمة الله بالعباد
ارسال محمد صلى الله عليه وسلم ثم تشريفه الله له ختم الانبياء والمرسلين به صلى الله عليه وسلم
وقد اخبر الله تعالى في كتابه ورسوله في السنة المتواترة عنه انه لا نبي بعده ليعلموا ان كل
من ادعى هذا المقام بعده فهو كذاب افاك دجال ضال مضل ولو تحذق وتشعبذ
واتى بانواع السحر والطلاسم والنيرنجيات فكلها محال وضلال عند اولى الالباب كما
اجرى على يدى الاسود العنسى باليمن ومسيلمة الكذاب باليمامة من الاحوال الفاسدة
والاقوال الباردة ما علم كل ذى لب وفهم انهما كاذبان ضالان لعنهما الله تعالى و
كذالك كل مدعى لذلك الى يوم القيمة حتى يختموا بالمسيح الدجال يخلق الله معه
من الامور يشهد العلماء والمومنون بكذب ما جاء بها انتهى ذكره فى تفسيره رحمه الله
وقال القاضى عياض فى شفاء والقارى فى شرح الشفاء فى الباب الثالث من القسم الرابع و
كذالك من ادعى النبوة لاحد مع نبينا عليه الصلوة والسلام كاصحاب مسيلمة والاسود
العنسى او بعده كالعيسوية اصحاب عيسى بن اسحق بن يعقوب الاصفهانى كان موجودا
فى خلافة المنصور من اليهود القائلين بتخصيص رسالته الى العرب خاصة وكالخرمية
القائلين بتواتر الرسل اى لا ينقطعون ما دامت الدنيا وكاكثر الرافضة القائلين بمشاركة
على فى الرسالة للنبى صلى الله عليه وسلم وكذلك كل امام اى من الائمة الاثنا عشرية
عند هولاء الرافضة يقوم مقامه فى النبوة والحجة يعنى ارادتها الحقيقة و
كالبزيعية والبيانية منهم اى الرافضة القائلين بنبوة بزيع وبيان اى ابن اسمعيل
النهدى من غلاة الرفضة او من ادعى النبوة لنفسه كالمختار بن ابى عبيد الثقفى
او جوز اكتسابها اى تحصيل النبوة بالمجاهدة والرياضة والبلوغ بصفاء القلب الى مرتبتها
اى منزلة النبوة باخذ الفيض من القلب من الرب كالفلاسفة اى الحكماء وغلاة
المتصوفة اى الجهلاء وكذلك من ادعى منهم او من غيرهم انه يوحى اليه وحيا اى جليا
لا الهاما يسمى وحيا خفيا كما يحصل لارباب المكاشفة واصحاب الفراسة كما

يشير اليه قوله تعالى ان في ذلك لآيات للمتوسمين اى المتفرسين وقوله عليه الصلوة
والسلام في امتى محدثون اى ملهمون وان لم يدع النبوة او انه اى يدعى حال اليقظة
انه يصعد الى السماء ويدخل الجنة وياكل من ثمراتها ويعانق الحور العين فيه ان
هذا كله مقتضى الكذب لا الكفر كما لا يخفى فهؤلاء الطوايف كلهم كفار فانهم
يكذبون النبي صلى الله عليه وسلم لانه اخبر انه خاتم النبيين لا نبي بعده اى بنباء فلا يرد
عيسى عليه السلام لانه نبي قبله وينزل بعده ويحكم بشريعته ويصلي الى قبلته ويكون
من جملة امته واخبر عن الله انه خاتم النبيين وانه ارسل كافة للناس واجمعت الامة
على حمل هذا الكلام على ظاهره وان مفهومه المراد به دون تاويل في ظاهره ولا
تخصيص في عمومه فالشك في كفر هؤلاء الطوائف كلها لتكذيبهم الله ورسوله قطعا
اى بلا شبهة اجماعا اى بلا مخالفة سمعا اى من الكتاب والسنة ما يدل على كفرهم
بلا مرية انتهى وقال في تفسير روح البيان قال في بحر الكلام وصنف من الروافض قالوا
ان الارض لا تخلو من النبي والنبوة صارت ميراثا لعلي واولاده ويفرض على المسلمين
اطاعة على كل من لا يرى اطاعته يكفر وقال اهل السنة والجماعة لا نبي بعد نبينا
عليه الصلاة والسلام لقوله تعالى ولكن رسول الله وخاتم النبيين وقوله عليه الصلوة
والسلام لا نبي بعدى ومن قال بعد نبينا نبي يكفر لانه انكر النص وكذلك لو شك فيه
انتهى وقال في تمهيد ابي الشكور قالت الروافض ان العالم لا يكون خاليا من النبي قط و
هذا كفر لان الله تعالى قال وخاتم النبيين ومن ادعى النبوة في زماننا فانه يصير كافرا
ومن طلب منه المعجزات فانه يصير كافرا لانه شك في النص ويجب الاعتقاد بانه ما كان
لاحد شركة في النبوة لمحمد صلى الله عليه وسلم بخلاف ما قالت الروافض ان عليا شريكا
لمحمد صلى الله عليه وسلم في النبوة وهذا منهم كفر انتهى وغير ذلك مما لا يحصى فقد ثبت
بما ذكر ان معنى خاتم النبيين آخر الانبياء لا نبي بعده هو قول العلماء الكرام وقول رسول
عليه السلام وعقيدة اهل الاسلام فكان قوله سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم
ہونا باینمعنی ہے کہ آپکا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں الخ

بعد کونہ مردودا بما ذکر لا یخلو من الکفر لان ذلک الکلام یستلزم ان اهل ذلک القول من
العوام وقد ثبت بما ذکر ان اهل ذلک القول قول علماء الاسلام ورسول علیہ السلام و
عقیدۃ لاهل الاسلام وکذلک کان قولہ بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں فرق نہ آئیگا انتہی بعد کونہ مردودا بما
ذکر لا یخلو من الکفر لانہ انکار معنی خاتم النبیین الثابت عند اللغۃ وعلماء
الاسلام ورسول علیہ السلام وکذلک کان قولہ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر
زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین
فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے الخ مردود لما اخرج عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب
واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض مسجدا وطهورا وارسلت الی الخلق کافۃ وختم
بی النبیون رواہ مسلم واخرج عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مثلی و
مثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بیتا فاحسنہ واجملہ الا موضع لبنۃ من زاویۃ
فجعل الناس یطوفون بہ ویتعجبون ویقولون هلا وضعت هذہ اللبنۃ فانا اللبنۃ و
انا خاتم النبیین متفق علیہ وفی اخرج عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مثلی ومثل الانبیاء کمثل رجل بنی دارا فاتمها واکملها الا موضع لبنۃ فجعل الناس
یدخلونها ویتعجبون منها ویقولون لولا موضع اللبنۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فانا موضع اللبنۃ جئت فختمت الانبیاء علیهم السلام رواہ مسلم وقال
الامام النووی فی شرح مسلم قولہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلی ومثل الانبیاء من قبلی الی قولہ
وانا خاتم النبیین فیہ فضیلتہ صلی اللہ علیہ وسلم وانہ خاتم النبیین انتہی وقال القسطلانی
فی المواهب ومن تشریفہ اللہ تعالی لہ ختمہ الانبیاء والمرسلین بہ وقد اخبر اللہ تعالی
فی کتابہ ورسولہ فی السنۃ المتواترۃ عنہ انہ لا نبی بعدہ لیعلموا ان کل من ادعی هذا
المقام بعدہ فهو کذاب افاک دجال ضال مضل انتہی وقال ابن کثیر فی تفسیرہ فمن رحمۃ اللہ
تعالی بالعباد ارسال محمد صلی اللہ علیہ وسلم ومن تشریف اللہ تعالی لہ ختم الانبیا

والمرسلين به صلى الله عليه وسلم ثم اخبر الله تعالى في كتابه ورسوله في السنة المتواترة عنه
انه لا نبي بعده ليعلموا ان كل من ادعى هذا المقام بعده فهو كذاب افاك دجال ضال
مضل انتهى وغير ذلك مما لا يحصى وكذلك كان قوله تعالى ما كان محمد ابا احد من
رجالكم او رجل ولكن رسول الله وخاتم النبيين مبين كما تناسب تمام الابوة ودلالته على
وفق قواعد العرب فانه تعالى لما قال ما كان محمد ابا احد من رجالكم لفهم من ذلك الكلام
نفي الابوة مطلقا فعطف عليه بلفظ لكن الموضوع لدفع التوهم الناشي من الكلام
السابق لاثبات الابوة من طريق اخر وهو كون رسول الله صلى الله عليه وسلم رسول الله ثم عطف عليه قوله خاتم
النبيين لافادة انه لم يكن له ابن بالغ ولافادة الزيادة ايضا فكان المعنى هكذا ما كان محمد
ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وكل من كان رسول فهو ابو امته كما في كتب التفسير قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم انما انا لكم مثل الوالد لولده اعلمكم رواه ابن ماجة
والدارمي وابو داؤد وخاتم النبيين وكل من كان خاتم النبيين فهو ازيد شفقة و
اكثر نصيحة واكمل دينا ولا يكون بعده نبي فلا يكون له صلى الله عليه وسلم ابن بالغ
يكون بعده نبيا قال محيي السنة في تفسير معالم التنزيل وخاتم النبيين ختم به النبوة
وقرا ابن عامر وعاصم بفتح التاء على الاسم اي اخرهم وقرا الاخرون بكسر التاء على
الفاعل لانه ختم به النبيين فهو خاتمهم قال ابن عباس يريد لو لم اختم به النبيين لجعلت
له ابنا يكون بعده نبيا انتهى وقال في تفسير روح البيان فلو كان له ابن بالغ لكان نبيا ولم
يكن هو عليه السلام خاتم النبيين كما يروى انه قال في ابنه ابراهيم لو عاش لكان نبيا و
ذلك لان اولاد الرسل كانوا يرثون النبوة قبله من ابائهم وكان ذلك من امتنان الله عليهم
فكان علماء امته ورثته عليه السلام من جهة الولاية وانقطع ارث النبوة بختميته الى
فقوله خاتم النبيين يفيد زيادة الشفقة من جانبه والتعظيم من جهتهم لان
الذي بعده نبي يجوز ان يترك شيئا من النصيحة والبيان لانها مستدركة من
واما من لا نبي بعده يكون اشفق على امته واهدى بهم من كل الوجوه انتهى
المطلب الثاني فهو باطل عند الشرع بالوجوه لكن بطلانه موقوف على معرفة

مطلب ثاني

الواسطة في العروض فالواسطة في العروض عبارة عن امر كان متصفا بصفة حقيقة وتنسب تلك الصفة الى امر آخر مجازا لاجل العلاقة بينهما قال المولوي تراب علي اللكهنوي في بيان الكافي شرح الشرح للقاضي تحت قوله بواسطة في العروض هي عبارة عن امر يكون متصفا بصفة حقيقة وتنسب تلك الصفة الى امر اخر بعلاقة مع ذلك الامر كالسفينة المتصفة بالحركة بالذات فهي واسطة في عروض الحركة لجالسها فيكون هناك عارض واحد ثابت للواسطة بالذات منسوب الى ذي الواسطة بالعرض واحد قسمي الواسطة في الثبوت اعلم ان الواسطة في الثبوت عبارة عما يكون علة لاتصاف شئ بصفة بان ذلك الشئ متصف بتلك الصفة حقيقة وبالذات في يكون تلك الواسطة علة الاتصاف بها وهي على قسمين الاول ما بيّن بقوله وهو ان يكون كل منهما اي من الواسطة وذي الواسطة معروضا حقيقيا له اي للعروض يعني يكون كل منهما متصفا بالصفة بالذات فيكون فرد ان احدهما قائم بالواسطة والاخر قائم بذي الواسطة لكن قيام فرد منهما بالواسطة يكون سبب قيام فرد منهما بذي الواسطة كاليد فان قيام الحركة بها سبب لقيام الحركة بالمفتاح والثاني ما لا يكون الواسطة متصفة بالصفة اصلا ويكون لها حظ من العلية فقط كالصباغ الذي هو واسطة في اتصاف الثوب بالصبغ وبيّنه بقوله وان كان بينهما واسطة في الثبوت بان يكون المعروض الحقيقي هو ذو الواسطة دون الواسطة فيكون لها حظ من العلية انتهى وقال بحر العلوم عبد العلي اللكهنوي قدس سره في الحاشية على حاشية ميرزاهد ملا جلال اعلم ان الواسطة قد يطلق على ما كان علة للعلم ويقال لها الواسطة في الاثبات وهذا انما يكون في التصديقات وقد يطلق على امر يكون متصفا بصفة وينسب بعلاقة تلك الامر مع امر اخر فيقال لهذا انه واسطة في العروض الصفة في هذه الواسطة يكون واحدة عارضة للواسطة حقيقة وينسب الى ذي الواسطة بنوع من العلاقة وهذا كما يعرض الحركة لجالس السفينة فالجالس متحرك بحركة السفينة لا بحركة نفسه وهذه الواسطة هي الواسطة في العروض وقد يطلق الواسطة على ما يكون سببا وعلة لثبوت صفة للموصوف فههنا صفة ثابتة لذي الواسطة حقيقة وبالذات لكن بسبب علة وجعل جاعل ويقال لهذا

ذو الو

الواسطة والواسطة في الثبوت هو على قسمين احدهما ان لا يكون الواسطة موصوفة اصلا
بهذه الصفة انما كان لها السببية لا غير كالصباغ الذي كان واسطة للثوب في كونه مصبوغا
وليس الصباغ مصبوغا والثاني ان يكون الواسطة ايضا متصفة بالذات فيكون هناك
للصفة فردان احدهما قائم بالواسطة والآخر قائم بذي الواسطة واتصاف الواسطة بها
علة لاتصاف ذي الواسطة بها انتهى وقال مولانا عبد الحليم اللكهنوي قدس سره في القول
الاسلم لحل شرح السلم قوله تقتضي ان يكون ثبوت الصفة وهو التحقق والوجود للواسطة
اولا وبالذات وفي لذي الواسطة بالعرض كما هو شان الواسطة في العروض كالسفينة فانها
واسطة لثبوت الحركة لجالسيها وهي عارضة لها وانما تنسب الى الجالس بمجاز المقارنة قوله
الواسطة في الثبوت ان لها قسمان الاول واسطة تكون سفيرا محضا في ثبوت الصفة
لذيها كالصباغ في صبغ الثوب الثاني واسطة تكون متصفة بالصفة اولا و
بسببها يتصف بها ذوها ايضا كاليد يتحرك اولا ثم يتحرك به مفتاح انتهى وقال الملا
مبين قدس سره في مرآة الشروح على السلم وموضوع كل علم ما يبحث فيه عن عوارضه
الذاتية والعوارض الذاتية ما يلحق الشيء لذاته كلحوق ادراك الامور الغريبة للانسان
بالقوة او بواسطة امر خارج مساوله كلحوق التعجب بادراك الامور المستغربة والمراد
باللحوق بالذات عدم الواسطة في العروض بان يكون العارض عارضا للواسطة بالذات
ولا يكون لذي الواسطة الا بالمجاز كالحركة العارضة لجالس السفينة بواسطتها انتهى
وقال الملا مبين في الشرح المذكور قبيل ذلك فان الوصف في الواسطة في العروض لا
يتعدى لجالس السفينة فان الحركة تنسب الى السفينة بالذات والى الجالس بالعرض انتهى
فقد حصل بما ذكر من نقول الفحول في المعقول ان الواسطة في العروض لا بد لها من الامرين
فالاول ان يكون الوصف في الواسطة ذي الواسطة في الواسطة في العروض غير متعد
بان يكون الواسطة موصوفة بالصفة حقيقة منسوبة تلك الصفة الى ذي الواسطة مجازا
لا حقيقة فيصح حينئذ ان يقال ان السفينة متحركة حقيقة والجالس فيها ليس
بمتحرك حقيقة بخلاف الواسطة في الثبوت فان الوصف في احد قسميها متعد دون

لاحدهما فاثر بالواسطة حقيقة وللاخرى اثر بذى الواسطة حقيقة فيصح حينئذ ان
يقال ان اليد متحركة حقيقة والمفتاح متحرك حقيقة بخلاف الثاني فيهما فان الوصف
فيه واحد لا متعدد بان يكون ذو الواسطة موصوفا بالصفة حقيقة ولا يكون
الواسطة موصوفة بتلك الصفة اصلا لا حقيقة ولا مجازا فيصح حينئذ ان يقال
ان الثوب مصبوغ حقيقة والصباغ ليس بمصبوغ اصلا لا حقيقة ولا مجازا او الا
الثاني ان يكون اتصاف الواسطة وذى الواسطة في زمان واحد وان كان اتصاف
الواسطة باعتبار الرتبة مقدما على اتصاف ذى الواسطة كما هو واضح من مثال
السفينة والجالس فيها فاذا عرف ذلك فالوجه الاول ان الانبياء كلهم متساوون
في نفس النبوة عند السلف والخلف لان النبوة في الشرع هي الوحي من الله
تعالى حقيقة بالاحكام الشرعية قال الله تعالى فبعث الله النبيين مبشرين ومنذرين
وقال الله تعالى وما نرسل المرسلين الا مبشرين ومنذرين وقال الله تعالى وما كنا
معذبين حتى نبعث رسولا وقال الله تعالى ولقد بعثنا في كل امة رسولا وقال الله
تعالى وما منع الناس ان يؤمنوا اذ جاءهم الهدى الا ان قالوا ابعث الله بشرا
رسولا وقال الله تعالى وما ارسلنا من قبلك الا رجالا نوحي اليهم فاسئلوا اهل
الذكر ان كنتم لا تعلمون وقال الله تعالى وما ارسلنا قبلك الا رجالا نوحي اليهم
فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون وقال الله تعالى وما ارسلنا من قبلك من
رسول الا نوحي اليه فهذه النصوص نصوص في نسبة الوحي الى الله تعالى حقيقة
فدلت الايات القرآنية على ان النبوة في الشرع هي الوحي من الله تعالى حقيقة فقد
ثبت بالايات المذكورة ان ماهية النبوة هي الوحي من الله تعالى بالاحكام الشرعية
كما ان ماهية الانسان هي الحيوان مع الناطق فاذا كان الامر كذلك كان الانبياء كلهم
متساوين في نفس النبوة كما ان افراد الانسان كلهم متساوون في نفس الماهية
الانسانية كما قال الله تعالى اِنَّا اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ كَمَا اَوْحَيْنَا اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْ
بَعْدِهٖ قال في تفسير البيضاوي في تفسير تلك الاية امره في الوحي كسائر الانبياء انتهى

والرابع

انه قال عليه الصلوة والسلام لا تفضلونی علی اخوانی المرسلین فانهم بعثوا کما بعثت ذکره القاری فی شرح قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم فیما یروی عن ربه لا ینبغی لعبد ان یقول انه خیر من یونس بن متی رواه
البخاری فی صحیحه وقال البخاری فی صحیحه فی کتاب التفسیر باب قوله انا اوحینا الیک کما
اوحینا الی نوح والنبیین من بعده الی قوله ویونس وهارون وسلیمن
حدثنا محمد بن سنان حدثنا فلیح حدثنا هلال عن عطاء بن یسار عن ابی هریرة قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم من قال انا خیر من یونس بن متی فقد کذب انتهی ای فی نفس النبوة
وقال الحافظ احمد علی فی حاشیة البخاری فی مطابقة الترجمة قوله فقد کذب لان الانبیا
کلهم متساوون فی مرتبة النبوة انتهی وقال الشیخ عبد الحق فی ترجمة المشکوٰة لا تفضلوا محمل
این نهی یا در وقت قبل از نزول وحی بتفضیل یا تفضیل در اصل نبوت یا تفضیل بر وجه
تحقیر وازدراء دیگر لازم آید وقال الامام النووی فی شرح مسلم فی صدر کتاب الفضائل
واما الحدیث لا تفضلوا بین الانبیاء فجوابه من خمسة اوجه احدها انه صلی الله
علیه وسلم قال قبل ان یعلم انه سید ولد آدم فلما علم اخبر به والثانی انه قاله ادبا وتواضعا
والثالث ان النهی انما هو عن تفضیل یؤدی الی نقص المفضول والرابع انه انما نهی عن تفضیل
یؤدی الی الخصومة والفتنة کما هو المشهور فی سبب الحدیث والخامس ان النهی مختص
بالتفضیل فی نفس النبوة فلا تفاضل فیها وانما التفاضل بالخصائص وفضائل اخری
ولا بد من اعتقاد التفضیل فقد قال الله تعالی تلک الرسل فضلنا بعضهم علی بعض
انتهی وقال القاضی فی الشفاء والقاری فی شرحه الوجه الرابع منع التفضیل فی حق النبوة
والرسالة ای باعتبار اصلهما وحقیقة ماهیتهما الا فی ذوات الانبیاء وزیادة خصائص
الاصفیاء فان الانبیاء فیها علی حد واحد اذ هی ای مادة النبوة والرسالة شیء واحد
وهو البعثة المجردة الحاصلة بالوحی فقط وتسمی بالنبوة او متضمنة الی تبلیغ الغیر
وتسمی بالرسالة وهی فی حد ذاتها شیء واحد لا تفاضل فیها فلا یقال مثلا نبوة
آدم افضل من نبوة غیره وهذا معنی قوله علیه الصلوة والسلام لا تفضلونی علی اخوانی
المرسلین فانهم بعثوا کما بعثت وانما التفاضل فی زیادة الاحوال والخصوص والکرامات

والرتب لا الطاف اما النبوة في نفسها فلا تفاضل فاما التفاضل بامور اخر زائدة عليها
اي على حقيقتها انتهى وقال الامام الزرقاني في شرح المواهب تحت قوله اما النبوة
في نفسها فلا تفاضل قال السنوسي في شرح عقائده ويدل عليه منع ان يقال لفلان
النصيب الاقل من النبوة ولفلان النصيب الاوفر منها ونحوه من العبارات التي تقتضي
ان النبوة مقولة بالتشكيك ولا شك في ان امتناع ذلك معلوم من الدين بالضرورة
بين السلف والخلف فدل على ان حقيقة النبوة في المتواطي المستوي افراده ولا يلتفت
الى من خالف مقتضاه لوضوح فساده انتهى وقال التفتازاني في شرح العقائد والرسول انسان
بعثه الله تعالى الى الخلق لتبليغ الاحكام بخلاف النبي فانه اعم انتهى وقال القسطلاني
في المواهب في صدر الفصل الاول من المقصد الثاني والرسول انسان بعثه الله تعالى
الى الخلق بشريعة متجددة والصحيح ان كل رسول نبي وليس كل نبي رسولا انتهى وقال
القاضي في الشفاء في الفصل الثاني من الباب الرابع من القسم الاول والصحيح الذي
عليه الجماء الغفير ان كل رسول نبي وليس كل نبي رسولا انتهى قال عبد الحكيم سيالكوتي
في حاشية الخيالي اعلم انه قد اختلف في الفرق بين الرسول والنبي فقال بعضهم انهما
متساويان فكل نبي رسول وكل رسول نبي ولا فرق الا بحسب المفهوم فانه من حيث
انه قال الله تعالى انا ارسلناك وما في معناه يسمى بالرسول ومن حيث انه انباء الخلق
عن الاحكام يسمى بالنبي وهذا مذهب جمهور المعتزلة واليه ذهب الشارح وقال بعضهم
ان النبي اعم لان الرسول ما صاحب كتاب وشريعة متجددة بخلاف النبي كما بينه المحشي
وهذا مذهب اهل السنة وقال بعضهم ان الرسول اعم وعرفوه بانه انسان او ملك
مبعوث بخلاف النبي فانه مختص بالانسان انتهى فقد ثبت بما ذكر ان النبوة وهي كون
البعثة والوحي من الله تعالى حقيقة متساوية الافراد عند السلف والخلف بالنصوص
المذكورة بان كل نبي من الانبياء موصوف بالنبوة حقيقة فكان القول بكونه صلى
الله عليه وسلم في وصف نبوة الانبياء واسطة في العروض مردودا عند السلف والخلف
بالنصوص المذكورة من كلام الله واحاديث رسول الله صلى الله عليه وسلم والوحي

ان لا

الاول انه قال الله تعالى فبعث الله النبيين مبشرين ومنذرين وقال الله تعالى وما نرسل
المرسلين الا مبشرين ومنذرين وقال الله تعالى وما ارسلنا من قبلك الا رجالا نوحي اليهم
وقال الله تعالى وما ارسلنا قبلك الا رجالا نوحي اليهم وقال الله تعالى وما ارسلنا من
قبلك من رسول الا نوحي اليه وقال الله تعالى انا اوحينا اليك كما اوحينا الى نوح والنبيين
من بعده وقال عليه السلام لا تفضلوني على اخواني المرسلين فانهم بعثوا كما بعثت ذكره
القاري في شرح الشفاء فهذه النصوص نصوص في ان كل احد من الانبياء مبعوث
من الله تعالى حقيقة ويوحى اليه من الله تعالى علیحدة علیحدة حقيقة كما هو مدلول
قوله بعث الله وقوله وما نرسل وقوله وما ارسلنا وقوله نوحي اليهم وقوله نوحي اليه
وقوله انا اوحينا اليك كما اوحينا الى نوح والنبيين من بعده فكان وصف النبوة متعددا
بان كل نبي من الانبياء موصوف بالنبوة حقيقة فكان القول بكونه صلى الله عليه وسلم
في وصف نبوة الانبياء واسطة في العروض مردودا بتلك النصوص القرآنية القطعية
والوجه الثالث انه قال الله تعالى وما ارسلنا قبلك الا رجالا نوحي اليهم وقال الله تعالى
وما ارسلنا من قبلك الا رجالا نوحي اليهم وقال الله تعالى وما ارسلنا من قبلك من رسول
الا نوحي اليه وقال الله تعالى فبعث الله النبيين مبشرين ومنذرين وقال الله تعالى
وما نرسل المرسلين الا مبشرين ومنذرين وقال الله تعالى وما ارسلناك الا مبشرا
ونذيرا وقال الله تعالى وما ارسلناك الا كافة للناس بشيرا ونذيرا وقال الله تعالى
ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين فهذه النصوص
نصوص في ان الوحي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وبعثته في الجسد الجسماني
مؤخر من الوحي الى الانبياء وبعثتهم كما هو مدلول قوله قبلك وقوله وخاتم النبيين
فكان زمان نبوة رسول الله صلى الله عليه وسلم غير زمان نبوة الانبياء عليهم السلام متعددا
لا واحدا فكان القول بكونه صلى الله عليه وسلم في وصف نبوة الانبياء واسطة في العروض
مردودا بتلك النصوص القطعية والوجه الرابع انه قال الله تعالى قل آمنا بالله وما
انزل علينا وما انزل على ابراهيم واسمعيل واسحق ويعقوب والاسباط وما اوتي

وموسى وعيسى والنبيون من ربهم لا نفرق بين احد منهم ونحن له مسلمون وقال الله تعالى
اولئك الذين هدى الله فبهداهم اقتده وقال الله تعالى واتبع ملة ابراهيم حنيفا وقال
البخاري في صحيحه في كتاب التفسير قوله تعالى اولئك الذين هدى الله فبهداهم اقتده حدثنا
ابراهيم بن موسى اخبرنا هشام ان ابن جريج اخبرهم قال اخبرني سليمان الاحول ان مجاهدا
اخبره انه سال ابن عباس افي ص سجدة فقال نعم ثم تلا ووهبنا الى قوله فبهداهم
اقتده ثم قال هو منهم زاد يزيد بن هرون ومحمد بن عبيد وسهل بن يوسف عن العوام
عن مجاهد قلت لابن عباس فقال نبيكم ممن امر ان يقتدى بهم انتهى وقال القسطلانی
في المواهب في النوع الاول في المقصد السادس واستدل الفخر الرازي في المعالم بانه تعالى
وصف الانبياء بالاوصاف الحميدة ثم قال لمحمد صلى الله عليه وسلم اولئك الذين هدى الله
فبهداهم اقتده فامره ان يقتدي باثرهم فيكون اتيانه واجبا والا فيكون تاركا للامر واذا
اتى بجميع ما اتوا به من الخصال الحميدة فقد اجتمع فيه ما كان متفرقا فيهم فيكون
افضل منهم انتهى وقال شاه عبد العزيز الدهلوي في التفسير العزيزي تحت قوله تعالى
بل ملة ابراهيم حنيفا اتفاق این هر دو ملت ای ملت ابراهیمیه وملت مصطفویه در اصول
است لیکن اصول چنانچه عقاید را میگویند همچنین قواعد کلیه شرعیه را که مسائل جزئیه از ان
مستخرج میشوند نیز گویند اصول ملة ابراهیمی باین معنی در شریعت مصطفویه علی صاحبها
الصلوة والسلام محفوظ اند تفاوتی نیست الا در فروع مستخرجه ازانها بحسب اختلاف
مصلحت زمان تفاوتی باشد مضایقه ندارد و معنی اتباع ملة ابراهیمی همین است نه آنکه در فروع
جزئیه را تبعیتها باقی دارد عند التحقیق ملة نام همان قواعد شرعیه است نه نام فروع جزئیه و مثال عام
فهم این اتباع آنست که هر دو شاگرد امام اعظم رضی الله عنه که صاحبین اند امام یوسف و امام محمد
رحمة الله علیهما بلا شبه در روش استنباط تابع امام خود اند و قواعد ایشان در وقت استخراج
مسائل مرعی میدارند لهذا اجتهاد ایشان از اجتهاد امام شافعی ممتاز است و امام شافعی را تابع
امام اعظم رحمة الله علیه نمیگویند معهذا صاحبین در فروع مستخرجه مخالفت امام خود مینمایند همچنین
شارع مصطفویه علیه الصلوة والسلام مسطر ابراهیمی و قانون حنیفی را در وقت القای

این شریعت مرعید اشته بر بیان قانون فرموده است اگرچه در بعض جای فروع ستخرجه ابنوت
مخالف فروع مستخرجه نبوتت واقع شده باشد انتهی فهذه النصوص نصوص فی انه تعالی
اضاف الانزال والملة والهدى الى الانبياء عليهم السلام وامره عليه الصلوة والسلام
بالايمان بما انزل عليهم والاقتداء بهديهم واتباع ملته عليهم السلام فكان رسول الله
صلى الله عليه وسلم مامورا بالايمان بما انزل عليهم مامورا بالاقتداء بهديهم ومامورا
باتباع ملته عليهم السلام فكان ما انزل عليهم وهديهم وملته مقدما على الانزال
على رسول الله صلى الله عليه وسلم ومامورية بالايمان والاقتداء والاتباع فاذا
كان الامر كذلك كان القول بكونه صلى الله عليه وسلم واسطة فی العروض فی وصف
نبوة الانبياء عليهم السلام مردودا بتلك النصوص القرآنية فقد حصل بما ذكر
من النصوص المذكورة من آيات كلام الله واحاديث رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان القول بكونه صلى الله عليه وسلم واسطة فی العروض فی نبوة الانبياء عليهم
الصلوة والسلام مردودا عند الشرع لا يخلو من الكفر لان حاصل ذلك القول
ان موسى وغيره من الانبياء عليهم السلام ليسوا انبياء حقيقة كما ان الجالس فی
السفينة ليس بمتحرك حقيقة وما هذا الا وهو الكفر لانه انكار النصوص القطعية
وكون الانبياء عليهم السلام مستفيدين من سيد المرسلين عليهم السلام لا يستلزم
كونه صلى الله عليه وسلم واسطة فی العروض فی وصف نبوة الانبياء عليهم السلام
كما دل عليه حديث المعراج قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينما انا فی الحطيم
مضطجعا اذ اتانی آت فشق ما بين هذه الى هذه فاستخرج قلبی ثم اتيت بطست
من ذهب مملوا ايمانا فغسل قلبی ثم حشی ثم اعيد ثم اتيت بدابة دون البغل وفوق
الحمار يقال له البراق يضع خطوه عند اقصى طرفه فحملت عليه فانطلق بی جبريل
حتى اتى السماء الدنيا فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال
محمد قال وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجیء جاء ففتح فلما خلصت فاذا
فيها آدم فقال هذا ابوك آدم فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام ثم قال مرحبا

بالابن الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء الثانية فاستفتح قيل من
هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا
به فنعم المجئ جاء ففتح فلما خلصت اذا يحيى وعيسى وهما ابنا خالة قال هذا يحيى
وهذا عيسى فسلم عليهما فسلمت فردا ثم قالا مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح
ثم صعد بي الى السماء الثالثة فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن
معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجئ جاء ففتح فلما
خلصت اذا يوسف قال هذا يوسف فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا
بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء الرابعة فاستفتح قيل
من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا
به فنعم المجئ جاء ففتح فلما خلصت فاذا ادريس قال هذا ادريس فسلم عليه
فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى
اتى السماء الخامسة فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال
محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجئ جاء ففتح فلما خلصت
فاذا هرون قال هذا هرون فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح
والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء السادسة فاستفتح قيل من هذا
قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به نعم
المجئ جاء ففتح فلما خلصت فاذا موسى قال هذا موسى فسلم عليه فسلمت
عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي الى السماء السابعة
فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه
قال نعم قيل مرحبا به نعم المجئ جاء ففتح فلما خلصت فاذا ابراهيم قال هذا ابوك
ابراهيم فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي
الصالح ثم رفعت الى سدرة المنتهى فاذا نبقها مثل قلال هجر واذا ورقها مثل
اذان الفيلة قال هذا سدرة المنتهى ثم رفع الى البيت المعمور ثم اتيت باناء من

خمر وانا من لبن واناء من عسل فاخذت اللبن فقال هي الفطرة انت عليها وامتك
ثم فرضت علي الصلوٰة خمسين صلوٰة كل يوم فرجعت فمررت على موسى فقال
بما امرت قلت امرت بخمسين صلوٰة كل يوم قال ان امتك لا تستطيع خمسين صلوٰة
كل يوم واني والله قد جربت الناس قبلك وعالجت بني اسرائيل اشد المعالجة فارجع
الى ربك فسله التخفيف لامتك فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت الى موسى فقال مثله
فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت الى موسى فقال مثله فرجعت فوضع عني
عشرا فرجعت الى موسى فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت الى موسى
فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا فامرت بعشر صلوٰة كل يوم فرجعت الى موسى
فقال مثله فرجعت فامرت بخمس صلوٰة كل يوم فرجعت الى موسى فقال بما
امرت قلت امرت بخمس صلوٰة كل يوم قال ان امتك لا تستطيع خمس صلوٰة كل
يوم واني جربت الناس قبلك وعالجت بني اسرائيل اشد المعالجة فارجع الى ربك فسله
التخفيف لامتك قال سالت ربي حتى استحييت ولكني ارضى واسلم فلما جاوزت نادى
مناد امضيت فريضتي وخففت عن عبادي متفق عليه ذكره في المشكوٰة انتهى كلام زيد

فقال عمرو غرض اور انبیا میں جو کچھ ہو وہ ظل و عکس محمدی ہی کوئی کمال ذاتی نہیں پر
کسی نبی میں وہ عکس اوسی تناسب کے ہے جو جمال کمال محمدی میں تھا اور کسی نبی میں بوجہ معلوم
وہ تناسب نہیں رہا سو جہاں کہیں نبی کنبیکم فرمایا ہے اوس میں بقاء تناسب کیطرف اشارہ ہے
بہرحال بعد لحاظ معنی خاتم النبیین اور تشبیہ مندرج نبی کنبیکم یہہ بات عیان ہو جاتی ہے کہ
اور زمینوں میں عکوس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اوسی تناسب کے ساتھ ہیں یعنے کمالات اصل
میں جو تشبیہ تھی وہی نسبت کمالات عکوس میں بھی محفوظ رہی اس صورت میں اگر اصل ظل
میں تساوی بھی ہو تو کچھ حرج نہیں کیونکہ افضلیت بوجہ اصلیت پھر بھی ادہر رہیگی انتہی کلام
عمرو **قال** زید خلاصہ کلام مذکور کا یہہ ہے کہ جمیع کمالات آنحضرت کے اصل اور ذاتی ہیں اور
جمیع کمالات باقی انبیا کے ظل اور عکس کمالات آنحضرت کے ہیں نہ ذاتی پھر یہہ کمالات آنحضرت
کے کسی نبی میں سب موجود نہیں اور کسی نبی میں سب کے سب موجود ہیں بحکم حدیث نبی کنبیکم کے

پس جبکہ کمالات انحضرتؐ کے اصل اور ذاتی ہوئے اور کمالات باقی انبیا کے ظل اور عکس ہوئے نہ ذاتی تو اب اگر جمیع کمالات انحضرتؐ کے کسی نبی مین موجود ہون اور وہ نبی مساوی بھی انکا ہو تو کچھ حرج نہین کیونکہ افضلیت انحضرت کی اُس نبی پر بوجہ اصلیت بھی باقی رہیگی سو یہہ قول و اعتقاد مخالف نصوص کلام اللہ اور احادیث رسول اللہ کے ہے کیونکہ نصوص کلام اور احادیث رسول اللہ والی مین فضائل انحضرت پر اور عمدہ تر فضائل انحضرتؐ کا خواص انحضرتؐ کے مین اور خاصہ شی کا وہ ہے جو مختص ہو ساتھ اوسکے نہ موجود ہو غیر مین سوا اونمین سے یہہ چند خواص انحضرت سید المرسلین کے یہان بیان کئے جاتے ہین کونہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ای اخرہم قال اللہ تعالی ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنت اول الانبیاء فی الخلق واخرہم فی البعث رواہ البغوی وابو نعیم وابن ابی حاتم وذکرہ القسطلانی فی المواہب والقاضی فی الشفاء وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلی ومثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بنیانا فاحسنہ واجملہ الا موضع لبنۃ من زاویۃ فجعل الناس یطوفون بہ ویتعجبون لہ ویقولون ہلا وضعت ہذہ اللبنۃ فانا اللبنۃ وانا خاتم النبیین متفق علیہ و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضلت علی الانبیاء بست اعطیت بجوامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت لی الغنایم وجعلت لی الارض مسجدا وطہورا وارسلت الی الخلق کافۃ وختم بی النبیون متفق علیہ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی متفق علیہ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی متفق علیہ کونہ صلی اللہ علیہ وسلم رسول جمیع الناس کافۃ بشریعۃ مستقلۃ قال اللہ تعالی قل یایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا وقال اللہ تعالی وما ارسلناک الا کافۃ للناس بشیرا ونذیرا وقال اللہ تعالی تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا وقال رسول اللہ صلی اللہ

عليه وسلم لو كان موسى حيا لما وسعه الا اتباعى رواه احمد والبيهقى والدارمى و
وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطيت خمسا لم يعطهن احد قبلى نصرت بالرعب
مسيرة شهر وجعلت لى الارض مسجدا وطهورا واحلت لى الغنائم واعطيت الشفاعة
وكان النبى يبعث الى قومه خاصة وبعثت الى الناس عامة متفق عليه وكونه صلى الله
عليه وسلم صاحب المقام المحمود قال الله تعالى عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا
وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يحبس المومنون يوم القيمة حتى يهموا بذلك
فيقولون لو استشفعنا الى ربنا فيريحنا من مكاننا فياتون ادم فيقولون انت ادم ابو الناس
خلقك الله بيده واسكنك جنته واسجد لك ملئكته وعلمك اسماء كل شئ اشفع
لنا عند ربك حتى يريحنا من مكاننا هذا فيقول لست هناكم ويذكر خطيئته
التى اصاب اكله من الشجرة وقد نهى عنها ولكن ائتوا نوحا اول نبى بعثه الله الى اهل الارض
فياتون نوحا فيقول لست هناكم ويذكر خطيئته التى اصاب سواله ربه بغير علم
ولكن ائتوا ابراهيم خليل الرحمن فياتون ابراهيم فيقول انى لست هناكم ويذكر ثلث كذبات
كذبهن ولكن ائتوا موسى عبدا اتاه الله التوراة وكلمه وقربه نجيا فياتون موسى فيقول
انى لست هناكم ويذكر خطيئته التى اصاب قتله النفس ولكن ائتوا عيسى عبد الله
ورسوله وروح الله وكلمته فياتون عيسى فيقول لست هناكم ولكن ائتوا محمدا عبدا
غفر الله له ما تقدم من ذنبه وما تاخر فياتوننى فاستاذن على ربى فى داره فيوذن
لى عليه فاذا رأيته وقعت ساجدا فيدعنى ما شاء الله يدعنى فيقول ارفع محمد وقل
تسمع واشفع تشفع وسل تعطه فارفع راسى فاثنى على ربى بثناء وتحميد يعلمنيه
ثم اشفع فيحد لى حدا فاخرج فاخرجهم من النار وادخلهم الجنة ثم اعود الثانية
فاستاذن على ربى فى داره فيوذن لى عليه فاذا رأيته وقعت ساجدا فيدعنى ما شاء الله
ان يدعنى ثم يقول ارفع محمد وقل تسمع واشفع تشفع وسل تعطه فارفع راسى فاثنى
على ربى بثناء وتحميد يعلمنيه ثم اشفع فيحد لى حدا فاخرج فاخرجهم من النار وادخلهم
الجنة ثم اعود الثالثة فاستاذن على ربى فى داره فيوذن لى عليه فاذا رأيته وقعت

ساجدا فيدعني ما شاء الله ان يدعني ثم يقول ارفع محمد وقل تسمع واشفع تشفع
وسل تعطه فارفع راسي فاثني على ربي بثناء وتحميد يعلمنيه ثم اشفع فيحد لي حدا
فاخرج فاخرجهم من النار وادخلهم الجنة حتى ما بقي في النار الا من حبسه القرآن اي
وجب عليه الخلود ثم تلى هذه الاية عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا قال هذا
المقام المحمود الذي وعده نبيكم متفق عليه وقال ابن مسعود قيل للنبي صلى الله عليه
وسلم ما المقام المحمود قال ذلك يوم ينزل الله على كرسيه ويجاء بكم حفاة عراة
غرلا فيكون اول من يكسى ابراهيم يقول الله اكسو خليلي فيؤتى بريطتين بيضاوين
من رياط الجنة ثم اكسى على اثره ثم اقوم عن يمين الله مقاما يغبطني الاولون
والاخرون رواه الدارمي وقال ابو هريرة قال النبي صلى الله عليه وسلم فاكسى حلة
من حلل الجنة ثم اقوم عن يمين العرش ليس احد من الخلائق يقوم ذلك المقام
غيري رواه الترمذي ذكرهما في المشكوة وقال ابو هريرة سئل رسول الله صلى الله
عليه وسلم عن قوله عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا فقال هي الشفاعة ر ا ه
احمد والبيهقي وقال جابر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطيت خمسا لم يعطهن احد
قبلي نصرت بالرعب مسيرة شهر وجعلت لي الارض مسجدا وطهورا واحلت لي الغنائم
واعطيت الشفاعة وكان النبي يبعث الى قومه خاصة وبعثت الى الناس عامة متفق
عليه وقال القاضي عياض في شفاء في فصل الشفاعة قال قتادة كان اهل العلم يرون
المقام المحمود شفاعته يوم القيمة وعلى ان المقام المحمود مقامه عليه الصلوة والسلام
للشفاعة مذاهب السلف من الصحابة والتابعين وعليه ائمة المسلمين انتهى كونه
صلى الله عليه وسلم سيد المرسلين وافضل المخلوقين قال الله تعالى تلك الرسل فضلنا
بعضهم على بعض منهم من كلم الله ورفع بعضهم درجات قال القاضي عياض
في الشفاء في الباب الاول من قسم الاول قال اهل التفسير اراد بقوله ورفع بعضهم
درجات محمدا صلى الله عليه وسلم انتهى وقال ابو هريرة اتي رسول الله صلى الله
عليه وسلم يوما بلحم فرفع اليه الذراع فنهس منها نهسة فقال انا سيد الناس يوم القيمة

وهل تدرون بم ذلك يجمع الله تعالى يوم القيمة الاولين والآخرين في صعيد واحد
فيسمعهم الداعي وينفذهم البصر وتدنو الشمس فيبلغ الناس من الغم والكرب ما لا
يطيقونه وما لا يحتملون فيقول بعض الناس لبعض الا ترى ما انتم فيه الا ترى
ما قد بلغكم الا تنظرون الى من يشفع لكم الى ربكم فيقول بعض الناس لبعض ائتوا
آدم فياتون آدم عليه السلام فيقولون يا آدم انت ابو البشر خلقك الله بيده ونفخ
فيك من روحه وامر الملئكة فسجدوا لك اشفع لنا الى ربك الا ترى ما نحن فيه
الا ترى ما قد بلغنا فيقول آدم ان ربي غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله
ولن يغضب بعده مثله وانه نهاني عن الشجرة فعصيته نفسي نفسي اذهبوا
الى غيري اذهبوا الى نوح فياتون نوحا عليه السلام فيقولون يا نوح انت اول الرسل
الى الارض وسماك الله عبدا شكورا اشفع لنا الى ربك الا ترى ما نحن فيه
الا ترى ما قد بلغنا فيقول لهم ان ربي قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله
مثله ولن يغضب بعده مثله وانه قد كانت لي دعوة دعوت بها على قومي نفسي
نفسي اذهبوا الى غيري اذهبوا الى ابراهيم فياتون ابراهيم عليه السلام فيقولون
انت نبي الله وخليله من اهل الارض اشفع لنا الى ربك الا ترى ما نحن فيه
الا ترى ما قد بلغنا فيقول لهم ابراهيم ان ربي قد غضب اليوم غضبا لم يغضب
قبله مثله ولن يغضب بعده مثله وذكر كذباته نفسي نفسي اذهبوا الى غيري
اذهبوا الى موسى فياتون موسى عليه السلام فيقولون يا موسى انت رسول الله
فضلك الله تعالى برسالاته وبتكليمه على الناس اشفع لنا الى ربك الا ترى
ما نحن فيه الا ترى ما قد بلغنا فيقول موسى ان ربي قد غضب اليوم غضبا
لم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله اني قتلت نفسا لم اومر بقتلها نفسي نفسي
اذهبوا الى غيري اذهبوا الى عيسى فياتون عيسى عليه السلام فيقولون يا عيسى انت
رسول الله وكلمت الناس في المهد وكلمته منه القاها الى مريم وروح منه فاشفع
الى ربك الا ترى ما نحن فيه الا ترى ما قد بلغنا فيقول لهم عيسى ان ربي

قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله ولم يذكر
ذنبا نفسي نفسي اذهبوا الى غيري اذهبوا الى محمد ﷺ فياتوني فيقولون يا محمد ﷺ انت رسول
الله وخاتم النبيين وغفر الله لك ماتقدم من ذنبك وما تاخر اشفع لنا الى
ربك الا ترى ما نحن فيه الا ترى ما قد بلغنا فانطلقت فاتيت تحت العرش فاقع
ساجدا لربي ثم يفتح الله تعالى علي ويلهمني من محامده وحسن الثناء عليه
شيئا لم يفتحه لاحد قبلي ثم يقال يا محمد ﷺ ارفع راسك وقل تسمع واشفع تشفع فارفع
راسي فاقول يارب امتي امتي فيقال يا محمد ﷺ ادخل الجنة من امتك من لا حساب
عليه من الباب الايمن من ابواب الجنة وهم شركاء الناس فيما سوى ذالك من
الابواب والذي نفس محمد بيده ان بين المصراعين من مصاريع الجنة لكما
بين مكة وهجر متفق عليه وقال ابن عباس قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
انا اكرم الاولين والاخرين على الله ولا فخر رواه الترمذي والدارمي وقال النسفي
في العقائد وافضل الانبياء محمد صلى الله عليه وسلم انتهى وقال الامام النووي
في شرح مسلم في كتاب الفضائل في هذا الحديث دليل على تفضيله صلى الله عليه
وسلم على الخلق كلهم لان مذهب اهل السنة ان الآدميين افضل من الملائكة
فهو صلى الله عليه وسلم افضل الادميين وغيره انتهى قال القاضي في الشفاء
في الباب الثالث من القسم الاول انا نقرر من القرآن وصحيح الآثار واجماع
الامة كونه صلى الله عليه وسلم اكرم البشر وافضل الانبياء عليهم السلام انتهى
وقال الامام الزرقاني في شرح المواهب في النوع الاول من المقصد السادس
قال الامام الرازي اجمعت الامة على ان بعض الانبياء افضل من بعض وان
محمدا صلى الله عليه وسلم افضل الكل انتهى وقال الزرقاني بعيد ذلك ومحمد صلى الله
عليه وسلم افضل الانبياء والرسل نصا واجماعا انتهى كونه صلى الله عليه وسلم
صاحب اختباء الدعوة لاجل الشفاعة يوم القيمة قال الله تعالى واستغفر لذنبك
وللمومنين والمومنات قال التفتازاني في شرح العقائد لنا قوله تعالى واستغفر

لذنبك وللمؤمنين والمؤمنات انتهى وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان
يوم القيمة ماج الناس بعضهم في بعض فياتون آدم فيقولون اشفع الى ربك
فيقول لست لها ولكن عليكم بابراهيم فانه خليل الرحمن فياتون ابراهيم فيقول
لست لها ولكن عليكم بموسى فانه كليم الله فياتون موسى فيقول لست لها ولكن
عليكم بعيسى فانه روح الله وكلمته فياتون عيسى فيقول لست لها ولكن عليكم
بمحمد فياتوني فاقول انا لها فاستاذن على ربي فيؤذن لي ويلهمني محامد احمده
بها لا تحضرني الآن فاحمده بتلك المحامد واخر له ساجدا فيقال يا محمد ارفع
راسك وقل تسمع وسل تعطه واشفع تشفع فاقول يا رب امتي امتي فيقال انطلق
فاخرج من كان في مثقال شعيرة من ايمان فانطلق فاقول ثم اعود فاحمده بتلك
المحامد ثم اخر له ساجدا فيقال يا محمد ارفع راسك وقل تسمع وسل تعطه واشفع
تشفع فاقول يا رب امتي امتي فيقال انطلق فاخرج من كان في قلبه مثقال ذرة
او خردلة من ايمان فانطلق فاقول ثم اعود فاحمده بتلك المحامد ثم اخر له ساجدا
فيقال يا محمد ارفع راسك وقل تسمع وسل تعطه واشفع تشفع فاقول يا رب امتي
امتي فيقال انطلق فاخرج من كان في قلبه ادنى ادنى ادنى مثقال حبة خردلة
من ايمان فاخرجه من النار فانطلق فافعل ثم اعود الرابعة فاحمده بتلك المحامد ثم
اخر له ساجدا فيقال يا محمد ارفع راسك وقل تسمع وسل تعطه واشفع تشفع فاقول
يا رب ائذن لي فيمن قال لا اله الا الله قال ليس ذلك لك لكن وعزتي وجلالي وكبريائي
وعظمتي لاخرجن منها من قال لا اله الا الله متفق عليه وقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم لكل نبي دعوة مستجابة فتعجل كل نبي دعوته واني اختبأت دعوتي شفاعة
لامتي يوم القيمة فهي نائلة ان شاء الله تعالى من لا يشرك بالله شيئا رواه مسلم
كونه صلى الله عليه وسلم مرتضى الميثاق من جميع الانبياء عليهم السلام قال الله تعالى اذ
اخذ الله ميثاق النبيين لما اتيتكم من كتاب وحكمة ثم جاءكم رسول مصدق
لما معكم لتؤمنن به ولتنصرنه قال القاضي في الشفاء والقاري في شرح الشفا

قال المفسرون اخذ الله الميثاق بالوحي الى انبيائه فلم يبعث نبيا الا ذكر له محمدا ونعته و
اخذ ميثاقه ان ادركه ليؤمنن به بفتح النون المشددة صلى الله عليه وسلم بقوله حين راى عمر انه
ينظر في صحيفة من التوراة لو كان موسى حيا لما وسعه الا اتباعي اي لاجل الميثاق
بذلك قال علي بن ابي طالب رضي الله عنه كما رواه ابن جرير عنه انه قال موقوفا لكونه
في الحكم مرفوعا لم يبعث الله نبيا من ادم فمن بعده الا اخذ عليه العهد في محمد صلى الله
عليه وسلم لئن بعث وهو حي ليؤمنن به ولينصرنه ويأخذ العهد بذلك على قومه
انتهى وقال القسطلاني في المواهب والزرقاني في شرح المواهب عن علي بن ابي طالب
رضي الله عنه ما بعث الله نبيا من الانبياء الا اخذ عليه الميثاق لئن بعث محمد ليؤمنن
به ولينصرنه رواه ابن جرير وابن عساكر انتهى وقال البغوي في تفسير المعالم والقاضي في
التفسير المظهري قال علي ابن ابي طالب رضي الله عنه لم يبعث الله آدم ومن بعده الا
اخذ عليه الميثاق والعهد في امر محمد صلى الله عليه وسلم واخذ العهد على قومه لئن بعث
محمد وهم احياء لتؤمنن به ولتنصرنه انتهى كذلك التفسير المردي عن علي بن ابي طالب رض
قال على اخذ الميثاق من كل نبي من الانبياء بعد بعثته روي عن ابي موسى الاشعري
انه قال لما خلق الله سبحانه وتعالى آدم عليه السلام قال له يا آدم فقال نعم يا رب قال من
خلقك فقال انت يا رب خلقتني قال فمن ربك قال انت لا اله الا انت قال فاخذ عليك
الميثاق بهذا قال نعم ثم اخرج من ظهر آدم ذريته فبدا بالانبياء منهم وبدا من الانبياء
بمحمد صلى الله عليه وسلم فاخذ عليه العهد كما اخذ على آدم ثم اخذ العهد على الانبياء والرسل
كذلك وان يؤمنوا بمحمد صلى الله عليه وسلم وان ينصروه ان ادركهم زمانه فالتزموا ذلك
وشهد بعضهم على بعض وشهد الله سبحانه وتعالى بذلك على جميعهم واخذ بعد
ذلك العهد على سائر بني آدم ثم امر الله تعالى آدم فرفع راسه ونظر الى ذريته فراى الانبياء
والعلماء كالسرج والكواكب ذكره وثيمة بن الفرات في كتاب القصص كما في شرح الشفاء
للقاري كونه صلى الله عليه وسلم صاحب القرآن والمعجزة المستمرة قال الله تعالى وان
كنتم في ريب مما نزلنا على عبدنا فاتوا بسورة من مثله وادعوا شهداءكم من دون

الله ان كنتم صٰدقين فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التي وقودها الناس والحجارة
اعدت للكفرين وقال الله تعالى قل لئن اجتمعت الانس والجن على ان ياتوا بمثل هذا
القران لا ياتون بمثله ولو كان بعضهم لبعض ظهيرا وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما من الانبياء نبي الا وقد اعطي من الآيات ما مثله امن عليه البشر وانما كان الذي اوتيت وحيا
اوحى الله الي فارجوا ان اكون اكثرهم تابعا يوم القيمة متفق عليه وقال الامام النووي في شرح
مسلم في كتاب الايمان تحت ذلك الحديث ومعجزة نبينا صلى الله عليه وسلم القران المستمر الى
يوم القيمة انتهى وقال الامام محمد بن يوسف الشامي في كتابه المشهور بسيرة الشامي في ابواب
معجزاته السماوية ان القران معجزة مستمرة الى يوم القيمة انتهى وقال الشامي في شرح الدر
المختار قوله بعد القران لانه اعظم المعجزات على الاطلاق لانه معجزة مستمرة دائمة انتهى و
قال الشاه عبد العزيز في التفسير العزيزي في تفسير ذلك الكتاب ونبوة رسول الله صلى الله
عليه وسلم ثابتة بالقران لانه معجزة مستمرة انتهى وقال الشيخ عبد الحق في ترجمة المشكوة
تحت ذلك الحديث نيست معجزه كه داده شده ام مگر وحی كه فرستاده شده است بسوی من يعنی
قرآن عظيم كه معجزهٔ عظيم است باقی بقا روهور انتهى كونه صلى الله عليه وسلم نبيا حال كون ادم
بين الروح والجسد قال ابو هريرة قالوا يا رسول الله متى وجبت لك النبوة قال وادم
بين الروح والجسد رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح انتهى وقال ميسرة
الضبي قلت يا رسول الله متى كنت نبيا قال وادم بين الروح والجسد رواه الامام
احمد والبخاري في تاريخه وابو نعيم في الحلية وصححه الحاكم وقال العرباض بن سارية
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني عند الله لخاتم النبيين وان ادم لمنجدل في طينه
رواه الامام احمد والبيهقي والحاكم وقال صحيح الاسناد كما في المواهب فهذه الاحاديث
تدل على الخصوصية مما لا يوجد في احد من الانبياء عليهم السلام قال الشيخ عبد الحق
في ترجمة المشكوة تحت ذلك الحديث وانچه ميگويند از سبق نبوت آنحضرت چه مراد است
از علم و تقدير الهی است نبوت همه انبيا را شامل است واگر بالفعل است آن خود درو نيا خواهد بود
هم ابن نيست كه مراد اظهار نبوت اوست صلى الله عليه وسلم پيش از وجود عنصری و در ملائكه

وارواح ابتى كونه صلى الله عليه وسلم احب من الوالد والولد والناس اجمعين قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم لا يؤمن احدكم حتى اكون احب اليه من والده وولده والناس اجمعين متفق عليه
كونه صلى الله عليه وسلم اكثر الانبياء امة يوم القيمة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا
اكثر الانبياء تبعا يوم القيمة رواه مسلم وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اهل الجنة
عشرون ومائة صف ثمانون منها من هذه الامة واربعون من سائر الامم رواه الترمذي
والدارمي والبيهقي كونه صلى الله عليه وسلم صاحب اللواء يوم القيمة قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم انا سيد ولد آدم يوم القيمة ولا فخر وما من نبي يومئذ آدم فمن سواه الا تحت لوائي
رواه الترمذي كونه صلى الله عليه وسلم امام النبيين وصاحب شفاعتهم يوم القيمة قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم انا قائد المرسلين ولا فخر وانا خاتم النبيين ولا فخر وانا اول شافع
ومشفع ولا فخر رواه الدارمي وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان يوم القيمة
كنت امام النبيين وخطيبهم وصاحب شفاعتهم غير فخر رواه الترمذي كونه صلى الله عليه
وسلم اول من يكسى بعد ابراهيم عليه السلام يوم القيمة قال رسول الله عليه وسلم
انا اول الخلائق يكسى يوم القيمة ابراهيم رواه البخاري في صحيحه في الجزء السابع
والعشرين وقال ابن مسعود قيل للنبي صلى الله عليه وسلم ما المقام المحمود قال ذلك يوم
ينزل الله على كرسيه ويجاء بكم حفاة عراة غرلا فيكون اول من يكسى ابراهيم يقول الله
تعالى اكسوا خليلي فيؤتى بريطتين بيضاوين من رياط الجنة ثم اكسى على اثره ثم اقوم
على يمين الله تعالى مقاما يغبطني الاولون والآخرون رواه الدارمي ذكره في المشكوة
كونه صلى الله عليه وسلم اول من ينشق عنه القبر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا
سيد ولد آدم يوم القيمة واول من ينشق عنه القبر واول شافع واول مشفع رواه
مسلم كونه صلى الله عليه وسلم اول شافع قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا اول
شافع واول مشفع يوم القيمة رواه الترمذي كونه صلى الله عليه وسلم اول مشفع قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم انا قائد المرسلين ولا فخر وانا خاتم النبيين ولا فخر وانا اول
شافع ومشفع ولا فخر رواه الدارمي كونه صلى الله عليه وسلم اول شفيع في الجنة قال رسول الله

صلى الله عليه وسلم انا اول شفيع فی الجنة رواه مسلم کونه صلى الله عليه وسلم اول من يقرع
له باب الجنة وفتح له قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا اول من يقرع باب الجنة رواه
مسلم وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتی باب الجنة يوم القيمة فاستفتح فيقول
الخازن من انت فاقول محمد فيقول بك امرت ان لا افتح لاحد قبلك رواه مسلم کونه
صلى الله عليه وسلم وامته اول من يجيز الصراط قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ويضرب الصراط بين ظهری جهنم فاکون انا وامتی اول من يجيزها متفق عليه کونه صلى
الله عليه وسلم اول الانبياء آخرهم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كنت اول الانبياء
فی الخلق وآخرهم فی البعث رواه البغوی وابو نعيم وابن ابی حاتم وغيرهم قال جابر بن
عبد الله قلت يا رسول الله بابی انت وامی اخبرنی عن اول شیء خلقه الله تعالى قبل
الاشياء قال يا جابر ان الله تعالى خلق قبل الاشياء نور نبيك من نوره ذكره
فی المواهب اللدنية کونه صلى الله عليه وسلم امته خير الامم قال الله تعالى كنتم خير امة
اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنكر وتومنون بالله وقال الله تعالى
وكذلك جعلناكم امة وسطا لتكونوا شهداء على الناس ويكون الرسول عليكم شهيدا
وقال بهز بن حكيم عن ابيه عن جده انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول فی
قوله تعالى كنتم خير امة اخرجت للناس قال انتم تتمون سبعين امة انتم خيرها واكرمها
على الله تعالى رواه الترمذی وابن ماجة والدارمی کونه صلى الله عليه وسلم امته اول من
يقضی لهم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نحن الآخرون من اهل الدنيا والاولون
يوم القيمة المقضی لهم قبل الخلائق رواه مسلم وغيره کونه صلى الله عليه وسلم امته اول
من يدخل الجنة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نحن الآخرون الاولون يوم القيمة
ونحن اول من يدخل الجنة رواه مسلم قال الامام النووی فی شرح مسلم فی كتاب الجمعة معناه
الآخرون فی الزمان والوجود السابقون بالفضل ودخول الجنة انتهى فهذه الخواص
خواص رسول الله صلى الله عليه وسلم الثابتة بتلك النصوص لا تخلو اما ان توجد فی
احد غيره صلى الله عليه وسلم بالفعل او لم توجد فلو كان القسم الاول فهو باطل بتلك النصوص

الدالة علی بعض خواص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلو کان القسم الثانی فدعوی التساوی باطل بعدم الوجدان فی غیرہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فقد ثبت بما ذکر من النصوص المذکورۃ من آیات کلام اللہ واحادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان قولہ اس صورت میں اگر اصل وظل میں تساوی بھی ہو تو کچھ حرج نہیں کیونکہ افضلیت بوجہ اصلیت بھی اوسی کی رہیگی انتہی باطل مردود بتلک النصوص المذکورۃ من آیات اللہ واحادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکذلک قولہ سوجہاں نہیں نبی لیکم فرمایا ہے الخ مردود بتلک النصوص المذکورۃ من آیات کلام اللہ واحادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبقولہ تعالی انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح والنبیین من بعدہ وقال اللہ تعالی انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تفضلونی علی اخوانی المرسلین فانھم بعثوا کما بعثت ذکرہ القاری فی شرح الشفاء فاذا عرف ذلک فقد عرف ان ذلک القول الحاد واضلال لانہ انکار خواص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الثابتۃ بالنصوص المذکورۃ من آیات کلام اللہ تعالی واحادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتہی کلام زید۔ پس علماء دین کے نزدیک

دونوں قول میں سے کونسا قول حق وصحیح ہے اور کونسا باطل وقبیح،

بینوا توجروا

جوابات علماء دہلی

الجواب صحیح الراقم عبد الرب عفی عنہ

عبد الرب

کلام زید صحیح لاریب فیہ

ما قال زید فھو حق واللہ الموفق (محمد)

کلام زید وتحقیق زید در دینہ ودرایۃ وحقیقت حق است ودر خلاف آن موجب فساد در دین وتفرقہ در اہل اسلام ومخالفت نہیں است

(العبد محمد شاہ دین)

فما قال زید فھو حق بلا مریۃ

واللہ الموفق والمعین

(ضیاء الدین محمد ۱۳۰۲ حقیر خواجہ)

کلام زید صحیح بلا ارتیاب وقول المخالف خلاف الحق والصواب

(محمد علی قوت بازوی)

ماقال زید فہو الصحیح وماقال عمرو فہو القبیح
واللہ المستعان وعلیہ
التکلان فقط

ماقال زید فہو حق موافق بالکتاب والسنۃ
والاجماع وماقال عمرو باطل مخالف الکتاب والسنۃ
والاجماع واللہ الموفق للصواب وعندہ ام
الکتاب فقط

قول زید حق وقول
عمرو مردود

زید نے جو دلائل لکھے موافق کتاب و سنت کے
ہیں اور دلائل عمرو کے غلط و طبعی و ضعیف فقط
حررہ محمد افضل الدین عفا عنہ۔

ماقال زید فہو حق وماقال عمرو فہو باطل واللہ الموفق والمعین

دستخط علماء لکھنؤ

اقوال زید صحیح و معتبر ہیں واللہ اعلم حررہ الراجی عفو ربہ القوی ابو الحسنات محمد عبد الحی
تجاوز اللہ عن ذنبہ الخفی والجلی۔

محمد عبد الحی
ابو الحسنات

مواہیر علماء رامپور

لاشک فی ان معنی کونہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم آخر النبیین لانبی بعدہ وان نبوۃ الانبیاء
صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بالذات بمعنی نفی الواسطۃ فی العروض ہذا الانبیاء فی تحقق الوسا
فی النبوت فمن خالفہ فقد خالف الحق العبد الراقم محمد ارشاد حسین عفی عنہ ۔۔

ہذا ہو الحق
من نفی الواسطۃ فی العروض ورد ہا وقال معنی کونہ صلی اللہ علیہ
وسلم خاتم النبیین انہ لانبی بعدہ فہی قاطعہ وبراہینہ ساطعہ
ومن خالفہ فاقوالہ ضعیفہ وبیاناتہ رکیکہ
حررہ محمد عبد القادر الرامپوری عفی عنہ

ماقال الیہ عمرو امر باطل لاینبغی ان یصغی الیہ مخالف لتصریحات
المفسرین لایلیق الاعتماد علیہ بل معنی کونہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء انہ لانبی
بعدہ والنبوۃ للانبیاء ثابتۃ حقیقۃ بمعنی نفی
الواسطۃ فی العروض واللہ اعلم بالصواب وعلمہ اتم واحکم

قول زید حق لامناص
منہ العبد
محمد سلامت اللہ
عفی عنہ

محمد احمد
علاء الدین